هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد۷ جمعۃ المبارک ۳/مارچ ۲۰۰۰ء شمارہ۹

۲۶/ذوالقعدہ ۱۴۲۰ ہجری ☆ ۳/امان ۱۳۷۹ ہجری شمسی

مخالف والدین سے حسن سلوک

حضرت اسماءؓ بیان کرتی ہیں کہ صلح حدیبیہ کے بعد میری مشرک والدہ اپنے والد کے ساتھ مدینہ آئیں تو میں نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ میری والدہ آئی ہے اور مجھ سے اچھی امیدیں رکھتی ہے۔ کیا میں اس سے صلہ رحمی کروں؟ فرمایا ہاں اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

(صحیح بخاری کتاب الجزیہ حدیث نمبر ۳۰۱۲)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

اسلام کی ہمدردی اپنی تمام قوتوں سے کرو اور زمین پر خدا کے جلال اور توحید کو پھیلاؤ

"اسی خدا کو مانو جس کے وجود پر توریت اور انجیل اور قرآن تینوں متفق ہیں۔ کوئی ایسا خدا اپنی طرف سے مت بناؤ جس کا وجود ان تینوں کتابوں کی متفق علیہ شہادت سے ثابت نہیں ہوتا۔ وہ بات مانو جس پر عقل اور کانشس کی گواہی ہے اور خدا کی کتابیں اس پر اتفاق رکھتی ہیں۔ خدا کو ایسے طور پر نہ مانو جس سے خدا کی کتابوں میں پھوٹ پڑ جائے۔ زنا نہ کرو، جھوٹ نہ بولو اور بدنظری نہ کرو۔ اور ہر ایک فسق اور فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کی راہوں سے بچو۔ اور نفسانی جوشوں کے مغلوب مت ہو۔ اور پنج وقت نماز ادا کرو کہ انسانی فطرت پر پنج طور پر ہی انقلاب آتے ہیں۔ اور اپنے نبی کریمؐ کے شکرگزار رہو۔ اس پر درود بھیجو کیونکہ وہی ہے کہ جس نے تاریکی کے زمانہ کے بعد نئے سرے خداشناسی کی راہ سکھلائی۔

☆......عام خلق اللہ کی ہمدردی کرو اور اپنے نفسانی جوشوں سے کسی کو مسلمان ہو یا غیر مسلمان تکلیف مت دو۔ نہ زبان سے، نہ ہاتھ سے، نہ کسی اور طرح سے۔

☆......بہر حال رنج اور راحت میں خدا تعالیٰ کے وفادار بندے بنے رہو اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرو بلکہ آگے قدم بڑھاؤ۔

☆......اپنے رسول کی متابعت کرو۔ اور قرآن کی حکومت اپنے سر پر لے لو کہ وہ خدا کا کلام اور تمہارا سچا شفیع ہے۔

☆......اسلام کی سچی ہمدردی اپنی تمام قوتوں سے کرو اور زمین پر خدا کے جلال اور توحید کو پھیلاؤ۔

☆......مجھ سے اس غرض سے بیعت کرو کہ تا تمہیں مجھ سے روحانی تعلق پیدا ہو۔ اور میرے درخت وجود کی ایک شاخ بن جاؤ۔ اور بیعت کے عہد پر موت کے وقت تک قائم رہو۔

یہ وہ میرے سلسلہ کے اصول ہیں جو اس سلسلہ کے لئے امتیازی نشان کی طرح ہیں۔ جس انسانی ہمدردی اور ترک ایذاء بنی نوع اور ترک مخالفت حکّام کی یہ سلسلہ بنیاد ڈالتا ہے دوسرے مسلمانوں میں اس کا وجود نہیں۔ ان کے اصول اپنی بے شمار غلطیوں کی وجہ سے اور طرز کے ہیں جن کی تفصیل کی حاجت نہیں اور نہ یہ ان کا موقع ہے"۔ (ضمیمہ تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۲۴ تا ۵۲۶ مطبوعہ لندن)

قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا

تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو

جوشخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے

قرآن مجید، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے صلہ رحمی سے متعلق اہم نصائح

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۸/فروری ۲۰۰۰ء)

لندن (۱۸/فروری): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الرعد کی آیات ۲۱ تا ۲۳ کی تلاوت کی اور ان کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد ان کی تشریح میں آنحضرت ﷺ کی بعض احادیث پیش کیں۔ ان احادیث میں صلہ رحمی کا مضمون بیان ہوا ہے۔ حضور اکرمؐ جب مدینہ تشریف لائے تو حضرت عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ سب سے پہلی بات جو میں نے آپؐ کو کہتے ہوئے سنی وہ یہ تھی کہ سلام کو رواج دو، کھانا کھلایا کرو اور صلہ رحمی کیا کرو اور اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

اسی طرح روایت ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا کہ رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم کرتا ہے۔ رحم اللہ کے نام رحمان سے مشتق ہے۔ جس نے اس کو جوڑا اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سے جوڑے گا اور جس نے قرابت کو توڑا اللہ عزّوجل اس کو اپنے سے توڑے گا۔

اسی طرح آنحضرت ﷺ نے فرمایا اپنے حسب نسب کو پہچانو تا کہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کر سکو کیونکہ صلہ رحمی خاندان والوں کے ساتھ محبت کا ذریعہ ہے اور مال میں برکت کا سبب ہے اور عمر میں درازی کا ذریعہ ہے۔

حضور نے حدیث کے حوالہ سے بتایا کہ جو لوگ صلہ رحمی کرتے ہیں اور مقابل پر رشتہ داروں کی ایذا رسانیاں برداشت کرتے چلے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی تکلیفوں کو دور کرنے کے لئے ہمیشہ مددگار ان کے ساتھ رکھے گا۔ اسی طرح حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ بڑے بھائی کا حق اپنے چھوٹے بھائیوں پر اس طرح کا ہے جس طرح والد کا حق اپنے بچوں پر۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا لیکن والد کی زندگی میں بڑے بھائی کو یہ حق نہیں کہ وہ چھوٹے بھائی پر دھونس جمائے۔ آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

مختلف احادیث کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ حضور نے گزشتہ خطبہ سے جو اقتباسات رہ گئے تھے پہلے وہ پڑھ کر سنائے جن میں بچوں کو سزا دینے پر سخت ناپسندیدگی کا اظہار ہے اور بچوں سے حضور علیہ السلام کی شفقت کے نہایت دلچسپ واقعات کا تذکرہ ہے۔ اس کے بعد صلہ رحمی کے تعلق میں بعض اقتباسات پیش فرمائے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا کا حق تو انسان کو ادا کرنا ہی چاہئے مگر بڑا حق برادری کا بھی ہے جس کو ادا کرنا نہایت مشکل ہے۔ اسی طرح آپ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام جو پاک جماعت دنیا میں قائم کرنا چاہتے تھے اس کی یہ اعلیٰ تصویر ہے۔ اسی طرح حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ ☆......☆

اداریہ

دو کروڑ کا ٹارگٹ

قرآن مجید کی سورۃ النور کی آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے جہاں مومنین اور اعمال صالحہ بجالانے والوں سے خلافت کا وعدہ فرمایا ہے وہاں اس کے مقاصد اور برکات کے ذکر میں ایک تاکیدی وعدہ یہ بھی ہے "وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ" کہ اللہ تعالیٰ خلافت کے ذریعہ ضرور بالضرور ان کے اس دین کو تمکنت بخشے گا جسے اس نے ان کے لئے پسند فرمایا ہے۔ اور وہ دین جسے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے پسند فرمایا ہے اس کا ذکر دوسری جگہ یوں فرمایا ہے کہ "وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا" کہ میں نے تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کیا ہے۔

جماعت احمدیہ مسلمہ کی تاریخ اس آیت قرآنی کی صداقت پر ایک زندہ اور محکم گواہ ہے۔ یہ وہ الٰہی سلسلہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہے اور ہر لحہ خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کی عظیم الشان برکات کا یہاں ظہور ہو رہا ہے۔ خلفائے احمدیت نے دین اسلام کی ترقی اور استحکام کے لئے جو بھی تحریکات جاری فرمائیں اللہ تعالیٰ نے ان میں ایسی برکتیں ڈالی ہیں اور انہیں ایسے شیریں ثمرات عطا فرمائے ہیں کہ ان کھلے کھلے فضلوں اور تائید و نصرت الٰہی کے روشن نشانوں کو دیکھتے ہوئے پھر کفران نعمت کرنے والا یا اِباء و استکبار سے کام لیتے ہوئے انہیں جھٹلانے والا ایک فاسق ہی ہو سکتا ہے جیسا کہ اسی آیت استخلاف کے آخر پر فرمایا "وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ"۔

۱۹۱۴ء میں جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ منصب خلافت پر متمکن ہوئے تو جن لوگوں نے خلافت کا دامن چھوڑا اور عہد بیعت سے روگردانی کرتے ہوئے فسق کی راہ اختیار کی وہ رفتہ رفتہ مرجھا کر خشک و نابود ہوتے چلے گئے۔ جبکہ اس کے برعکس خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے درخت وجود کی سرسبز شاخیں مسلسل نشوونما پاتی اور شیریں اور ثمردار درختوں میں تبدیل ہو کر بڑھتی اور پھیلتی چلی جارہی ہیں۔ یہ تو ایسی بیّن اور روشن حقیقت ہے جس پر تمام عالم گواہ ہے۔ یہ صداقت تو روشنی کی لہروں پر روزانہ چوبیس گھنٹے زمین کے ہر خطے پر آسمان سے اتر رہی ہے۔ صرف دیکھنے والی آنکھوں اور سننے والے کانوں اور سوچنے والے دلوں کی ضرورت ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۹۳ء میں عالمی بیعت کی تحریک جاری فرمائی تو اس سال ۲۰۴۳۰۸ بیعتیں ہوئیں۔ آپ نے اگلے سال کے لئے اس سے دوگنا ٹارگٹ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے قبولیت کی ایسی ہوائیں چلائیں کہ ۱۹۹۴ء میں ۴۲۱۷۵۳ افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ ۱۹۹۵ء میں ۸۴۷۷۲۵، ۱۹۹۶ء میں ۱۶۰۲۷۲۱، ۱۹۹۷ء میں ۳۰۰۴۵۸۵، ۱۹۹۸ء میں ۵۰۰۴۵۹۱۔ اور گزشتہ سال ۱۹۹۹ء میں ۱۰۸۲۰۲۲۶ افراد عالمی بیعت میں شامل ہوئے۔ یہ سب دراصل خدا تعالیٰ کے اس وعدہ کا فیض ہے جو اس نے قرآن مجید میں خلافت حقہ سے وابستہ مومنین کی جماعت سے فرمایا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے ۱۹۹۸ء میں جب پچاس لاکھ چار ہزار پانچ صد اکانوے افراد جماعت میں شامل ہوئے تھے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۷؍اگست میں فرمایا تھا:

"یاد رکھیں کہ پچاس لاکھ پر ہمارا قدم رکنا نہیں ہے۔............ ہرگز بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اگلی دفعہ ایک کروڑ ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور جب ہم ایک کروڑ ہو جائیں گے، جیسا کہ مجھے بھاری امید ہے ہم کوشش ضرور کریں گے انشاء اللہ، تو اس صورت میں اگلے سال کے دو کروڑ نہ بھولیں۔ اس طرح اگر یہ سلسلہ بڑھے تو چند سالوں میں تمام دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے قدموں کے نیچے ہوگی............"۔

دیکھئے خدا کے پیارے بندے کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ، آپ کے دل کی پاک تمنا کو خدا تعالیٰ نے کس شان سے پورا فرمایا۔ ۱۹۹۹ء میں ایک کروڑ سے زائد بندگانِ خدا اس جماعت میں داخل ہوئے۔ کیا یہ کسی انسان کا فعل ہے یا کسی فرد واحد کے اختیار میں ہے!؟۔ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ دل تو خدا کے اختیار میں ہیں۔ وہی ہے جو دلوں میں انقلاب پیدا کرتا ہے اور اس کے فضل اور رحم اور اس کی نصرت و تائید سے یہ وعدے یہ پیشگوئیاں بڑی عظمت و شان کے ساتھ پوری ہو رہی ہیں۔ کیا اب بھی کسی کو خلافتِ حقہ اسلامیہ کی پہچان میں کوئی شک ہے!؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا تھا "یہ منصوبہ وہ ہے کہ محض خوش فہمی پر مبنی نہیں ہے۔ یہ قرآنی تعلیمات پر مبنی ہے اور ان تعلیمات پر عمل درآمد کے نتیجہ میں جب ہم حکمت سے منصوبہ بناتے ہیں اور صبر سے اس کی پیروی کرتے ہیں اور دعا سے اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے ہیں تو یہ منصوبہ پھر اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں میں آجاتا ہے اور اب تک کا میرا تجربہ ہے کہ اس نے کبھی بھی ہمیں مایوس نہیں کیا"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷؍اگست ۱۹۹۸ء)

اس وقت دنیا بھر میں ہزارہا داعیان الی اللہ اس لائحہ عمل پر کاربند ہیں اور حکمت اور صبر اور دعا کے ساتھ اللہ اور اس کے رسولؐ کے لئے فتح قلوب کے عظیم الشان جہاد میں مصروف ہیں۔ اب تک کی موصولہ اطلاعات سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ انشاء اللہ اس سال کا دو کروڑ کا ٹارگٹ بھی حاصل ہو جائے گا۔ خدا تعالیٰ کے فرشتے غیر معمولی تائید و نصرت کی ہوائیں چلا رہے ہیں اور نئے ممالک اور نئے علاقوں میں احمدیت کے نفوذ اور استحکام کی غیب سے نئی نئی راہیں کھل رہی ہیں۔

اے کاش کہ غیر مبایعین اور دنیا بھر کے مسلمان اُفق عالَم پر ابھرتی ہوئی ان روشن تحریروں کو دیکھ اور پڑھ سکیں اور خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے ساتھ سچی اور پُرخلوص وابستگی کو اختیار کرتے ہوئے اس الٰہی جماعت میں شامل ہوں جس کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں اسلام کا تمام ادیان باطلہ پر غلبہ مقدر فرمایا ہے۔

بہ مفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ ☆ قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

یروشلم کے مہابلی سے

(۱)

فضا کی سفاک بے حسی سے
شرافت غم کی بے کسی سے
زبان تالو سے آ لگی ہے
جمی ہے آواز بے بسی سے
مگر کوئی ہے کہ پوچھے جا کر
یروشلم کے مہابلی سے
اٹھاؤ گے بے گناہ لاشے
تم اور کتنے گلی گلی سے

(۲)

فغاں! کہ بزدل بہادروں نے
کئے نہتوں پہ وار چھپ کر
مسافت شب سمٹتی کیسے ؟
سحر کو معلوم تھا ستمگر
بہت ہیں مانوس تیرگی سے
مگر کوئی ہے کہ پوچھے جا کر
یروشلم کے مہابلی سے
اٹھاؤ گے بیگناہ لاشے
تم اور کتنے گلی گلی سے

(۳)

بنامِ شاہاں یہ بے ضمیری
اندھیر نگری ، ہوس اسیری
یہ قول و کردار میں تفاوت
یہ جبہ سائی یہ خردہ گیری
گلہ کرے کیا جنوں کسی سے
مگر کوئی ہے کہ پوچھے جا کر
یروشلم کے مہابلی سے
اٹھاؤ گے بے گناہ لاشے
تم اور کتنے گلی گلی سے

(۴)

کسی کی فتح کی بجتی نوبت
اگرچہ فرماں سنا چکی ہے
چمن کی سہمی ہوئی فضا کو
یقین تازہ دلا چکی ہے
کھلیں گے گل عدل خسروی سے
مگر کوئی ہے کہ پوچھے جا کر
یروشلم کے مہابلی سے
اٹھاؤ گے بے گناہ لاشے
تم اور کتنے گلی گلی سے

(۵)

یروشلم کی سبھی فصیلیں
لہو سے گلنار ہو چکی ہیں
یروشلم کی تمام گلیاں
لہو میں ڈوبی یہ دیکھتی ہیں
تمام منصف ہیں ایک ہی سے
مگر کوئی ہے کہ پوچھے جا کر
یروشلم کے مہابلی سے
اٹھاؤ گے بے گناہ لاشے
تم اور کتنے گلی گلی سے

(جمیل الرحمن جمیل۔ ھالینڈ)

"اہلِ پیغام" کے بعض وساوس کا ردّ

(عبدالمومن طاہر)

(دوسری قسط)

نبیٔ مجازی اور نبیٔ حقیقی کا اصل مفہوم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے انکار میں لاہوریوں کی طرف سے انٹرنیٹ پر ایک دلیل یہ دی گئی ہے کہ آپ نے خود فرمایا ہے کہ میں مستقل نبی نہیں ہوں بلکہ میں علی سبیل المجاز والاستعارہ نبی ہوں۔

اہل پیغام کا یہ دھوکہ کسی ایسے شخص پر تو شاید چل سکتا ہے جس نے حضورؑ کی جملہ تحریرات نہ پڑھی ہوں مگر ان پر نہیں چل سکتا جنہوں نے حضرت اقدسؑ کی جملہ تحریرات پڑھی ہوں اور جن کا آپ کی زبان یا قلم مبارک سے نکلے ہوئے ایک ایک لفظ پر سچا ایمان ہو۔ آپ نے خود ہر جگہ اپنے "غیر مستقل نبی" یا "مجازی نبی" یا علی سبیل الاستعارہ نبی ہونے کی وضاحت فرمادی ہے۔

بطور مثال صرف دو حوالہ جات کے ذکر پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

اول

☆...... اپنے آخری سفر لاہور کے دوران جس میں کہ حضرت مسیح موعودؑ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے، آپ نے اپنی وفات سے چند روز قبل بعض معززین کو عشائیہ دیا جس میں آپ نے ایک خطاب فرمایا۔ آپ کی وفات سے تین روز قبل 'اخبار عام' لاہور نے اس کے متعلق یہ غلط خبر اڑائی کہ نعوذ باللہ آپ نے اس لیکچر میں اپنے نبی ہونے کا انکار فرمایا ہے۔ جونہی حضور اقدسؑ کو اس کا علم ہوا آپ نے فوراً اس اخبار کے مدیر کو ایک وضاحتی خط تحریر فرمایا۔ (یہ خط حضرت اقدسؑ نے ۲۳/مئی ۱۹۰۸ء کو لکھا جو "اخبار عام" ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء میں آپ کی وفات کے روز شائع ہوا)۔ اس میں آپؑ نے اس خبر کی تردید کرتے ہوئے فرمایا:

"...... واضح ہو کہ اس جلسہ میں مَیں نے صرف یہ تقریر کی تھی کہ میں ہمیشہ اپنی تالیفات کے ذریعہ سے لوگوں کو اطلاع دیتا رہا ہوں اور اب بھی ظاہر کرتا ہوں کہ یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا اور جس کے معنے ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں اور آنحضرت ﷺ کی اقتداء اور متابعت سے باہر جاتا ہوں، یہ الزام صحیح نہیں ہے بلکہ ایسا دعویٰ نبوت میرے نزدیک کفر ہے۔ اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر کتاب میں ہمیشہ میں یہی لکھتا آیا ہوں کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعویٰ نہیں اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے اور جس بناء پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اس قدر ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوں اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے۔ اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا ہے اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اُس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا اور انہیں امور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں۔

مگر میں ان معنوں سے نبی نہیں ہوں کہ گویا اسلام سے اپنے تئیں الگ کرتا ہوں یا اسلام کا کوئی حکم منسوخ کرتا ہوں۔ میری گردن اس جوئے کے نیچے ہے جو قرآن شریف نے پیش کیا اور کسی کی مجال نہیں کہ ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا منسوخ کر سکے......"۔ (اخبار عام ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء)

جہاں تک "نبی علی سبیل المجاز" یا "نبیٔ مستعار" کا تعلق ہے تو گزشتہ قسط میں مذکور حوالہ میں آپ نے خود ہی وہیں اس کی وضاحت فرما دی ہے۔ چنانچہ آپ "الاستفتاء" میں فرماتے ہیں:

"اللہ کی قسم مجھے یہ مقام نہیں ملا مگر مصطفوی شعاعوں کی پیروی کی بدولت اور میں مجازی طور پر نبی کا نام دیا گیا ہوں نہ کہ حقیقی طور پر۔ پس یہاں نہ اللہ کی غیرت بھڑکتی ہے نہ اس کے رسول کی۔ کیونکہ میں تو نبی کریم (ﷺ) کے پیروں تلے پرورش پاتا ہوں اور میرا یہ قدم نبی کریم ﷺ کے مبارک قدموں تلے ہے"۔

کیا ان خط کشیدہ الفاظ میں حضورؑ نے خود ہی اپنے مجازی طور پر نبی ہونے کی وضاحت نہیں فرما دی کہ اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے زیر سایہ پرورش و تربیت پائی ہے اور آپؐ کے قدموں میں بیٹھنے کے طفیل ہی یہ مرتبہ مجھے ملا ہے۔

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے۔ میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

پس جب اپنے مجازاً اور استعارۃً نبی ہونے کا مفہوم آپ خود بیان فرما رہے ہیں۔ تو اہل پیغام کو قطعاً یہ حق نہ تھا کہ آپ کے کلمات مبارکہ کی تاویل کریں۔ خصوصاً ایسی تاویل جو آپؑ کے بیان فرمودہ مفہوم کے سراسر خلاف ہو۔ یہ مذموم جسارت، حد درجہ کی خیانت ہے اور خدا تعالیٰ کے دربار میں عجیب بے باکی۔

خود ان کے گھر سے گواہ

اگر اہل پیغام کو حضور اقدس علیہ السلام کے یہ دو حوالے کافی نہ ہوں تو لیجئے ہم خود ان کے گھر سے گواہ پیش کر دیتے ہیں۔ ہماری مراد شیخ عبدالرحمٰن مصری صاحب سے ہے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ سے اخراج کی سزا پانے سے پہلے کے زمانہ میں ایک بار ایک گواہی دی تھی جس میں وہ حضور اقدسؑ کے "نبی علی سبیل المجاز" ہونے کی یہ تفسیر کرتے ہیں:

"........... میں اب بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علی سبیل المجاز ہی نبی سمجھتا ہوں، یعنی شریعت جدیدہ کے بغیر نبی، اور نبی کریم ﷺ کی اتباع کی بدولت اور حضورؐ کی اطاعت میں فنا ہو کر حضورؐ کا کامل بروز ہو کر مقام نبوت کو حاصل کرنے والا نبی۔ میرے اس عقیدہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقاریر و تحریرات اور جماعت احمدیہ کا متفقہ عقیدہ تھا"۔ (عبدالرحمن، ہیڈماسٹر مدرسہ احمدیہ ۲۲/اگست ۱۹۳۵ء)

دوم

امر واقع یہ ہے کہ حقیقت و مجاز کے الفاظ کا استعمال ایک نسبتی اور اضافی امر ہے۔ ایک چیز اپنی ذات میں ایک حقیقت ہوتی ہے مگر ایک دوسری چیز کی نسبت سے وہ حقیقی نہیں رہتی بلکہ مجاز قرار پاتی ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنی کتب میں "حقیقی نبوت" کی اصطلاح بعض مقامات پر تشریعی اور مستقل نبی کے معنوں میں استعمال فرمائی ہے اور بعض جگہ صرف تشریعی نبی کے معنوں میں۔ ان معنوں اور اصطلاح میں ہم آپؑ کو حقیقی نبی قرار نہیں دیتے مگر ہمارے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کامل ظل ہونے کے لحاظ سے آپ یقیناً کامل نبی تھے اور "کامل ظلی نبوت" بھی اپنی ذات میں ایک حقیقت ہے، چنانچہ حضور اقدسؑ فرماتے ہیں:

"ایک قسم کی نبوت ختم نہیں جو اس (یعنی آنحضرت ﷺ) کی کامل پیروی سے ملتی ہے۔ جو اس چراغ سے نور لیتی ہے وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے یعنی اس کا ظل"۔

(چشمۂ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۴۰)

مزید وضاحت کے لئے ہم ذیل میں حضرت اقدسؑ کی بعض ایسی تحریرات پیش کرتے ہیں جن میں آپ نے "حقیقی" اور "مجازی" کے الفاظ کا استعمال فرمایا ہے۔ انشاء اللہ العزیز اس سے بات بالکل کھل جائے گی۔ آپ فرماتے ہیں:

(۱)۔ "ہمارے نبی روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدم ثانی تھے، بلکہ حقیقی آدم وہی تھے جن کے ذریعہ اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے"۔

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۰۷)

(۲)۔ پھر آپ گزشتہ کتب سماویہ کا قرآن کریم سے موازنہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"وہ کتابیں حقیقی کتابیں نہیں تھیں بلکہ وہ صرف چند روزہ کارروائی تھی۔ حقیقی کتاب دنیا میں ایک ہی آئی جو ہمیشہ کے لئے انسانوں کی بھلائی کے لئے تھی"۔ (منن الرحمن، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۱۵۲)

اب "اہل پیغام" بتائیں کہ جب حضور اقدسؑ کے نزدیک نبی اکرم ﷺ ہی آدم حقیقی تھے تو کیا حضرت آدمؑ اپنی ذات میں درحقیقت آدم نہ تھے؟ نیز جبکہ حضورؑ کے نزدیک تورات، زبور، انجیل وغیرہ حقیقی کتب نہیں تو کیا ان کتابوں کو لانے والے رسول اپنی ذات میں حقیقی نبی نہ تھے؟

حق یہ ہے کہ حضرت آدمؑ بھی حقیقی نبی تھے اور تورات و زبور و انجیل لانے والے انبیاء بھی حقیقی نبی تھے۔ ہاں حضرت آدمؑ، نبی اکرم ﷺ کے مقابلہ میں حقیقی نبی نہ تھے۔ اس طرح حضرت موسیٰ، داؤد اور عیسیٰ اور دیگر تمام انبیاء علیہم السلام گو سب اپنی ذات میں حقیقی نبی تھے مگر نبی کریم ﷺ کے مقابلہ میں حقیقی نبی نہ تھے اور جب وہ حقیقی نبی نہ تھے تو اس نسبت سے مجازی نبی تھے !! اور انہی معنوں میں حضرت مسیح موعودؑ بھی مجازی نبی تھے اگرچہ اپنی ذات میں وہ حقیقی طور پر نبی تھے۔

(۳)۔ مزید حوالے ملاحظہ فرمائیے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

"حقیقی اور کامل مہدی دنیا میں صرف ایک ہی ہے یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ، جو محض امّی تھا"۔

(اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۶۰)

(۴)۔ "کامل اور حقیقی مہدی دنیا میں صرف ایک ہی آیا ہے جس نے بغیر اپنے ربّ کے کسی استاد سے ایک حرف نہیں پڑھا"۔

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۵۵)

حضرت مسیح موعودؑ بھی اپنی ذات میں حقیقی مہدی ہیں لیکن نبی کریم ﷺ کی نسبت سے دوسرے تمام انبیاء کی طرح آپ کی حیثیت بھی ایک ظلی اور مجازی مہدی کی ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ اپنی ذات میں تو حقیقی نبی ہیں لیکن نبی اکرم ﷺ کی نسبت سے آپ مجازی نبی تھے کیونکہ آپ کو جو کچھ ملا وہ مجازی اور ظلی حیثیت ہی رکھتا ہے۔ اسی لئے آپ نے اپنی کتاب "الاستفتاء" میں فرمایا:

"سُمِّيتُ نَبِيًّا مِنَ اللّٰهِ عَلٰى طَرِيقِ الْمَجَازِ لَا عَلٰى وَجْهِ الْحَقِيقَةِ"۔ کہ میرا نام اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجاز کے طور پر نبی رکھا گیا ہے نہ کہ حقیقی طور پر۔ یعنی آپ نے مقام نبوت آنحضرت ﷺ کے طفیل اور واسطہ سے حاصل کیا اور آپ ظلی نبی یا امتی نبی ہیں، نہ کہ کوئی ایسا تشریعی یا مستقل نبی جسے نبی اکرم ﷺ کی اتباع کی ضرورت نہ ہو۔

پس حضور کی تحریر میں "مجازی نبی" کے لفظ سے کسی کو نہ تو خود دھوکہ لگنا چاہئے اور نہ ہی دوسروں کو دھوکہ دینے کی کوشش میں حقیقت اور امر واقع کو جھٹلانے کی خیانت کرنی چاہئے کیونکہ یہاں "مجاز" کا لفظ نسبتی چیز ہے۔ جو مقام بھی امتی کو آنحضور ﷺ سے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے وہ اپنی ذات میں باوجود حقیقت ہونے کے، نبی کریم ﷺ کی نسبت سے مجازی یا ظلی یا طفیلی حیثیت اختیار کر جاتا ہے۔ اسی لئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا:

"کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا، بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی کریم ﷺ کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلّی اور طفیلی طور پر ملتا ہے"۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۷۰)

یہ عبارت بالکل واضح ہے اور اس سے صاف ظاہر ہے کہ امت میں جو شخص مومن ہو وہ ظلّی طور پر مومن ہوتا ہے۔ جو ولی ہو، محدث ہو، غوث ہو، قطب ہو یا محدث ہو، وہ یہ مرتبہ اور مقام ظلّی طور پر ہی حاصل کرتا ہے۔ پس ظلّی کا لفظ جس طرح ان مراتب کے حقیقی ہونے کی نفی نہیں کرتا بلکہ صرف واسطہ کو ظاہر کرتا ہے، اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کے لئے "ظلّی نبی" کی اصطلاح میں لفظ "ظلّی" صرف واسطہ کو ظاہر کرتا ہے نہ کہ آپ کی نبوت کی نفی کرتا ہے۔ یعنی اس سے صرف یہ مراد ہے کہ یہ مرتبہ آپؑ کو آنحضرت ﷺ کے طفیل ملا ہے۔

حقیقی مُحَدَّث یا مجازی مُحَدَّث؟

اہل پیغام، ذرا توجہ فرمایئے! حضورؑ کی اس تحریر کی رو سے تو "محدّثیت" بھی ظلّی اور طفیلی طور پر ہی ملتی ہے اور حضرت اقدس بھی ظلّی اور طفیلی طور پر ہی مُحَدَّث ٹھہرتے ہیں۔ پس آپ لوگ بتائیں کہ حضور اقدسؑ کو صرف ظلّی اور مجازی اور طفیلی طور پر ہی "مُحَدَّث" مانتے ہیں یا حقیقی مُحَدَّث؟

حقیقی مسیح موعود یا مجازی مسیح موعود!؟

اسی طرح "اہل پیغام" سے درخواست ہے کہ حضور اقدس علیہ السلام کے درج ذیل اقتباس پر بھی ذرا غور فرمائیں:۔

"یہ عاجز مجازی اور روحانی طور پر وہی مسیح موعود ہے جس کی قرآن اور حدیث میں خبر دی گئی ہے"۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۳۱)

دیکھیں یہاں آپؑ نے اپنی مسیحیت کے بارہ میں بھی لفظ "مجاز" بالکل اس طرح استعمال فرمایا ہے جیسے اپنی نبوت کے بارہ میں۔ پس "اہل پیغام" یہ بتائیں کہ وہ حضور اقدسؑ کو حقیقی مسیح موعود مانتے ہیں کہ صرف مجازی مسیح موعود۔ مگر یاد رہے کہ ان کو اس بات سے مفر نہیں کہ حضرت اقدسؑ کو واقعۃً حقیقی مسیح موعود مانیں، کیونکہ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعود اور مہدی معہود نہیں مانتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۹۔ مطبوعہ لندن)

حضور اقدسؑ کی تحریرات سے بالکل واضح ہو گیا ہے کہ امتی نبی، ظلّی نبی، مجازی نبی، بروزی نبی، طفیلی نبی، غیر حقیقی نبی، ناقص نبی جیسی اصطلاحات سے آپ کی صرف یہ مراد ہے کہ آپ صاحبِ شریعت یا نبی کریمؐ کی پیروی سے آزاد نبی نہیں ہیں بلکہ آپ نبی کریمؐ کے کامل تابع نبی ہیں اور یہ کہ آپ کو یہ مرتبہ صرف اور صرف نبی کریم ﷺ کی کامل محبت اور کامل اتباع ہی کے طفیل ملا ہے۔ یہ خالص موہبت الٰہی تھی اور فیوض محمدیہ کا عظیم ثبوت۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ (سورۃ الجمعۃ)

ایک اہم سوال

اول...... یہ کہ اگر حضور اقدسؑ فی الواقع اور درحقیقت نبی نہ تھے تو آپ نے بار بار لگاتار اور بڑے اصرار اور تاکید کے ساتھ اپنے نبی ہونے کا اعلان کر کے کیوں ایک قیامت برپا کر دی اور خود اپنے ہاتھ سے اپنے مشن کے خلاف روکیں کھڑی کر دیں؟ اور سارے عالم اسلام بلکہ دوسرے ادیان کو بھی اپنے خلاف کیوں بھڑکایا؟ ایسی حرکت تو ایک عام سلیم العقل شخص بھی نہیں کرتا چہ جائیکہ وہ شخص ایسا کرے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کامل علم کی بنا پر اس زمانہ کی اصلاح کے لئے چنا تھا؟ کیا ان لوگوں کو علم نہیں کہ آپ کا دعویٰ نبوت ہی تو تھا جو آپ پر ایمان لانے کی راہ میں لوگوں کے لئے سب سے بڑی روک بن کر کھڑا ہو گیا تھا؟ کیا ان لوگوں نے پڑھا نہیں کہ بڑے بڑے مولوی جو پہلے آپ کے ثناخوان تھے (جن میں مولوی محمد حسین بٹالوی سر فہرست ہے) آپ سے بار بار مطالبہ کرتے رہے کہ صرف نبوت کا دعویٰ واپس لے لو تو ہم فوراً تمہارے ساتھ ہو جاتے ہیں؟

پس ہمارا سوال یہ ہے کہ آپ نے کیوں ایسا دعویٰ کیا جس کی آپ لوگوں کے زعم میں ایک وہم و خیال سے زیادہ حقیقت نہ تھی اور کیوں اس طرح ساری دنیا کو اپنے آپ سے متنفر کر دیا اور یوں غلبہ اسلام کے دن بظاہر دور کر دیئے۔ ان مولویوں کے مطالبہ پر آپ نے اپنا دعویٰ نبوت کیوں واپس نہ لے لیا تاکہ یہ سب مولوی اور سجادہ نشین اور مفتیان دین اپنے پیروکاروں سمیت فوج در فوج آپ کے جھنڈے تلے جمع ہو جاتے اور آپ ان کے ساتھ مل کر ان کے لئے شانہ بشانہ غلبہ اسلام کے لئے کوشاں ہو جاتے جیسا کہ "اہل پیغام" نے جماعت مبایعین سے علیحدہ ہونے کے بعد ایسی بے سود کوششیں کیں۔

دوم...... قطع نظر اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کی کیا حقیقت ہے اور کون سی شکل ہے، بات یہ ہے کہ جب آپ نے اپنی نبوت پر اس حد تک اور اس زور کے ساتھ، بار بار اور مسلسل اصرار کیا ہے تو آپ کی پیروی میں "اہل پیغام" ایسا کیوں نہیں کرتے؟ اور جو آپ نے کہا ویسا کیوں نہیں کہتے اور جیسے آپ نے بار بار اعلانات فرمائے ویسے اعلان یہ کیوں نہیں کرتے۔ وہ یہ پورا اور مکمل سچ کیوں نہیں کہتے۔ اس میں سے کچھ بتا کر باقی کیوں چھپا دیتے ہیں۔ کیا ان لوگوں کو اس مداہنت نے دنیا کے ہاں کچھ فائدہ دیا یا وہ سمجھتے ہیں کہ خدا کے ہاں یہ ان کو فائدہ دے گی؟ ہرگز، ہرگز نہیں۔ کیونکہ مداہنت خدا کو پسند نہیں۔

یہ لوگ گمان کرتے تھے کہ اس "اقدام" سے دوسرے مسلمان انہیں اپنی صفوں میں شامل ہونے دیں گے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت اقدسؑ کی نبوت کا ہی انکار کر دیا تاکہ دوسرے مسلمان خوش ہو جاویں، جبکہ اللہ اور اس کا رسول اس بات کے زیادہ حقدار تھے کہ وہ ان کو خوش کرتے، اگر ان کو کچھ علم ہوتا۔ مگر نتیجہ کیا نکلا؟ یہ لوگ دوسرے مسلمانوں کی نظر میں کافر کے کافر ہی رہے اور "مُذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ" کے مصداق ہو گئے۔ نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے۔ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم۔

خدا کے نام پر التماس

اس وسوسہ کے ردّ کے آخری حصہ میں "اہل پیغام" سے درخواست ہے کہ خدا کے لئے ذرا ٹھنڈے دل سے اللہ سے ڈرتے ہوئے کچھ سوچیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔ اور حضور اقدسؑ کے درج ذیل الہامات پر بھی غور کریں، کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ اس بدبخت قوم میں شمار نہ کئے جائیں جس کی طرف ان الہامات میں اشارہ کیا گیا ہے اور وہ الہامات یہ ہیں۔

۱......"وَقَالُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ"

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۴)

ترجمہ: اور انہوں نے کہا تو رسول نہیں ہے۔ تو کہہ دے، میرے اور تمہارے درمیان اللہ بطور گواہ کافی ہے، نیز وہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔

۲......"وَيَقُوْلُ الْعَدُوُّ لَسْتَ مُرْسَلًا. سَنَأْخُذُهٗ مِنْ مَارِنٍ أَوْ خُرْطُوْمٍ"۔

(اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۸۲)

ترجمہ: اور دشمن کہتا ہے کہ تو رسول نہیں ہے۔ ہم عنقریب اسے اس کی ناک یا تھوتھنی سے پکڑیں گے۔

نیز ایک بار پھر انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ درج ذیل آیات کریمہ کو پوری توجہ سے اور خدا سے ڈرتے ہوئے پڑھیں تا اس میں مذکور وعید کے نیچے نہ آویں۔

"اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا. اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا"۔

(النساء: ۱۵۱، ۱۵۲)

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان تفریق کریں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض پر ایمان لائیں گے اور بعض کا انکار کر دیں گے اور چاہتے ہیں کہ اس کے بیچ کی کوئی راہ اختیار کریں۔ یہی لوگ ہیں جو پکے کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لئے رُسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

BEST OFFER FOR 2000

Digital Rec. + LNB only DM 699

To View MTA, Prime TV and Other

FREE ON AIR DIGITAL PROGRAMM

Contact us for PRIME-TV Registration

Saeed A Khan

PRIME TV +ZEE TV Authorised European Agent

Tel: 0049 (0) 8257 1694

Fax: 0049 (0) 8257 928828

Mobile: 0049 (0) 171 3435840

e-mail: S.Khan@t-online.de

Aurosethi

Import Export GmbH

Asiatische Gewürze und Lebensmittel

جرمنی میں ایشین گروسری کی سب سے بڑی دوکان

اب تبدیل ہوکر درج ذیل ایڈریس پر منتقل ہوئی ہے

Opposite Zollamt in Zoll hof

Westhafen, Halle 21, 60327 Frankfurt/M.

Telefon 069/252691, Telefax 069/239547

حسب سابق تھوک و پرچون خریداری کے لئے تشریف لا کر خدمت کا موقع دیں۔ ہمارا نصب العین عمدہ کوالٹی، مناسب دام

بغیر کسی کارڈ کے استعمال سے جرمنی میں رہنے والوں کے لئے سستی ٹیلیفون کی سہولت

پاکستان: 55 فینی / 30 سیکنڈ

آپ کے اپنے گھر کے فون سے۔

ہمارے پاس ٹیلی فون کارڈز بھی موجود ہیں۔

کمیشن پر دس عدد سے زیادہ منگوا سکتے ہیں

Tel: 06233 480056 Fax: 06233 480057

Mobile: 0171 9073453

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ نے ان پر دو ذمہ داریاں مقرر کی ہیں۔ ایک حقوق اللہ اور ایک حقوق العباد

تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل کے حق میں سب سے اچھا ہو

خاوند کے گھر کی عمدگی کے ساتھ دیکھ بھال کرنے والی اور اسے اچھی طرح سنبھالنے والی عورت کو وہی ثواب اور اجر ملے گا جو اس کے خاوند کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے پر ملتا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۲۱ر جنوری ۲۰۰۰ء بمطابق ۲۱ صلح ۱۳۷۹ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم –
الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –
اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔
﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْنَ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَة. وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾۔
(البقرہ:۲۲۹)

اور ان عورتوں کا دستور کے مطابق مردوں پر اتنا ہی حق ہے جتنا مردوں کا ان پر ہے حالانکہ مردوں کو ان پر ایک قسم کی فوقیت بھی ہے اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

آج جو خطبات کا سلسلہ شروع کرنے لگا ہوں اس کا تعلق حقوق سے ہے۔ خاوند کے بیوی پر، بیوی کے خاوند پر، بچوں کے باپ پر، باپ کے بچوں پر۔ غرضیکہ حقوق کے تعلق میں آئندہ چند خطبات ہونگے۔ جب بھی میں مردوں کو یاد کراتا ہوں کہ ان کو اپنی بیویوں کے حق ادا کرنے چاہئیں تو کئی احتجاج کرتے ہیں کہ بیویوں کو بھی تو توجہ دلائیں۔ بیویوں کو توجہ دلاتا ہوں تو وہ کہتی ہیں کہ مردوں کو بھی توجہ دلائیں۔ یہ آپس کی بحث جاری رہتی ہے۔ تو میں نے کہا ان دونوں کو باری باری حقوق کی طرف توجہ دلاؤں گا تاکہ ایک کو دوسرے سے یا دونوں کو مجھ سے شکوہ کا حق باقی نہ رہے۔

سب سے پہلے میں چند احادیث نبوی آپ کی خدمت میں اپنی طرف سے پیش کرتا ہوں۔ احادیث نبوی کے لفظ کے ساتھ ایک تھوڑا سا تردّد ہوا تھا، آنحضورؐ کے فرمان ہیں جو آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں یہ سنن الترمذی کتاب المناقب سے حدیث لی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اھل کے حق میں سب سے اچھا ہے۔ اور مَیں اپنے اھل کے حق میں تم سب سے اچھا ہوں۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر قرآن نازل ہوا، آپؐ ہی بہتر جانتے تھے کہ اھل کے حق میں اچھا ہونے سے کیا مراد ہے اور آپؐ نے اپنے آپ کو ایک نمونہ کے طور پر پیش کیا ہے۔ پس جو بھی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور آپؐ کے نمونے پر چلنا چاہتا ہے اس کو اپنے اہل وعیال کے حق اس طرح ادا کرنے چاہئیں جیسے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ ادا فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ترمذی کتاب النکاح سے یہ حدیث لی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں اور تم میں سے اخلاق کے لحاظ سے بہترین وہ ہیں جو اپنی عورتوں سے بہترین اور مثالی سلوک کرتے ہیں۔ (سنن الترمذی کتاب النکاح باب حق المرأة علی زوجها)

اخلاق سے بعض مرد یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ باہر کی دنیا میں اخلاق سے پیش آؤ تو یہی مراد ہے رسول اللہ ﷺ کی۔ ہرگز یہ مراد نہیں۔ بلکہ فرمایا گھر میں بھی اخلاق ہونے چاہئیں۔ جبکہ باہر کے لوگوں کے سامنے تو تصنّع بھی ہو جاتا ہے مگر گھر میں تصنّع نہیں چلتا اس لئے اپنی بیوی سے حسن سلوک اور اعلیٰ اخلاق سے پیش آؤ تب تم سچے مومن کہلاؤ گے۔

ایک حدیث سنن ابن ماجہ سے لی گئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا تو عارضی ٹھکانہ ہے۔ دنیا کے عارضی سامانوں میں نیک عورت سے بڑھ کر کوئی سامان افضل نہیں۔ (سنن ابن ماجه ابواب النكاح باب فضل النساء)۔ بہت ہی عارفانہ کلام، بہت ہی گہری بات ہے۔ نیک عورت جس کو میسر آجائے اس سے بہتر اور اس کا دنیا میں جو عارضی ٹھکانہ ہے اس سے بہتر نہیں چل سکتا کہ گھر میں کوئی نیک عورت ہو۔ فرمایا عارضی سامانوں میں نیک عورت سے بڑھ کر کوئی سامان افضل نہیں۔

نسائی سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک حدیث لی گئی ہے۔ آپ عرض کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کونسی عورت بطور رفیقۂ حیات بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ جس کی طرف دیکھنے سے طبیعت خوش ہو، مرد جس کام کے کرنے کے لئے کہے اُسے بجالائے اور جس بات کو اس کا خاوند ناپسند کرے اُس سے بچے۔ (سنن نسائی کتاب النکاح)

پھر مسلم کتاب النکاح سے یہ حدیث ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مومن کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت اور بغض نہیں رکھنا چاہئے۔ اگر اسے اس کی ایک بات ناپسند ہے تو دوسری بات پسندیدہ بھی ہوتی ہے۔ (مسلم كتاب النكاح باب الوصية بالنساء)۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی شخص صرف برائیوں کا مرقع ہو۔ اچھی چیز پر نظر ڈالنے کی عادت ڈالنی چاہئے اور جو نسبتاً تکلیف دینے والی چیزیں ہیں ان کو جہاں تک ہو سکے نظرانداز کرنا چاہئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہ روایت ہے کہ ایک دفعہ گزر رہے تھے تو ایک گدھا مرا ہوا تھا جس کا پیٹ پھولا ہوا تھا۔ لوگوں نے، جو ساتھی تھے اس کے متعلق باتیں کرنی شروع کر دیں کہ یہ خرابی ہے، یہ خرابی ہے، یہ خرابی ہے تو اس کے غالباً دانت تھے، جہاں تک مجھے یاد ہے، بہت خوبصورت چمک رہے تھے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دانتوں کی طرف بھی تو دیکھو کہ کیسے چمک رہے ہیں۔ پس یہ وہ چیز ہے جو مردوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنے گھر کے معاملے میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ بیویوں میں کوئی نقص ہوں یا نہ ہوں، ان کو نظر آرہے ہوں، فرضی ہوں یا حقیقی ہوں مگر ان میں خوبیاں بھی تو ہوتی ہیں۔ اس لئے خوبیوں پر نگاہ رکھتے ہوئے جو کمزوریاں ہیں ان سے درگزر کرنا چاہئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث بخاری میں درج ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں کی بھلائی اور خیر خواہی کا خیال رکھو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی کا سب سے زیادہ کج حصہ اس کا سب سے اعلیٰ حصہ ہوتا ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ ڈالو گے اور اگر تم اسے اس کے حال پر ہی رہنے دو گے تو وہ ٹیڑھا ہی رہے گا۔ پس عورتوں سے نرمی کا سلوک کرو۔ اسی روایت کو بعض اور الفاظ میں یوں بھی بیان کیا گیا ہے کہ ایک اور روایت ہے عورت پسلی کی طرح ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے لیکن اس کے ٹیڑھے پن کے باوجود اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو گے تو فائدہ اٹھا لو گے۔ (صحيح بخاری كتاب الانبياء)

اس ضمن میں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ قرآن کریم کے بیان کے مطابق عورت آدم کی پسلی سے پیدا نہیں کی گئی بلکہ آدم کی پیدائش کے ساتھ ہی پہلے بھی موجود تھی۔ تو یہ محاورے ہوتے ہیں جن کے معنے سمجھنے چاہئیں۔ پسلیوں میں ایک کجی بھی ہے لیکن اس کی کجی کی وجہ سے چھاتی کے اندر جو کمزوریاں ہوں یا جو بہترین جگہ جس کی حفاظت کرنی چاہئے وہ ہوں ان کو پسلی ڈھانپتی ہے۔

عورت بھی اسی طرح اپنے مرد کے لئے بہت سی چیزوں کے ڈھانپنے کا موجب بن جایا کرتی ہے اور حفاظت کرتی ہے اس کی۔ پس یہ مضمون ہے جس کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے سے مراد کیا ہے۔ اس پسلی کو اگر سیدھا کرنے کی کوشش کروگے تو وہ ٹوٹ جائے گی مگر اگر اس کی کجی میں ہی اس کے حسن ادا پر غور کروگے تو پتہ چلے گا کہ عورت میں جو ہلکی سی کجی سی پائی جاتی ہے وہی اس کی حسن ادا ہے۔ اور اس کی وجہ سے وہ اور زیادہ پیاری ہو جاتی ہے۔ تو عورتوں کے نخرے کرنے کی بعض دفعہ ہلکی سی عادت ہوتی ہے ان کو برداشت کرنا چاہئے کیونکہ ان نخروں میں ہی ان کا حسن ہے، جب حسن آتا ہے تو نخرے آہی جاتے ہیں ساتھ۔ تو اس لئے یہ مضامین ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہمیں سمجھائے ہیں کہ عورت کو اس طرح سیدھا کرنے کی کوشش نہ کرو کہ وہ ٹوٹ کے رہ جائے۔ اس کے ٹیڑھے پن میں ایک حسن ہے اس سے لطف اندوز ہو اور اس کا ہر طرح سے خیال رکھا کرو۔

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں اور یہ ابوداؤد سے حدیث لی گئی ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ہم میں سے کسی کی بیوی کا حق اس کے خاوند پر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جب تو کھاتا ہے تو اس کو بھی کھلا اور جب تو پہنتا ہے یا فرمایا جب تو کمائے تو اس کو بھی پہنا اور چہرے پر نہ مار اور نہ اس کو برا بھلا کہہ اور اس سے علیحدگی اختیار نہ کر مگر گھر کے اندر ہی۔ (سنن ابو داؤد کتاب النکاح باب فی حق المرأۃ علی زوجھا)

اس میں بھی حسن معاشرت کے بہترین اصول بیان فرمادئے گئے ہیں۔ بعض مردوں کی عادت ہوتی ہے کہ جو کماتے ہیں وہ باہر ہی کھاتے پیتے اڑادیتے ہیں اور بیوی کو تنگ کرتے ہیں تو یہ ناجائز حرکت ہے۔ جو کماؤ اس کے مطابق ہی بیوی کو دیا کرو اور باہر پھر کر کھانا کھانے کی عادت اچھی بات نہیں ہے سوائے اس کے کہ اگر ہو سکتا ہو تو بیوی کو بھی ساتھ لے کے جاؤ۔ یہ جو حرکت کرتے ہیں لوگ کہ خود باہر دوسروں کے ساتھ عیش کرتے پھرتے ہیں اور گھر میں بیوی اور بچوں کے لئے صرف دال روٹی کا سامان مہیا کر دیتے ہیں یہ جائز حرکت نہیں ہے۔ ایسا ہی ایک کنجوس کے متعلق آتا ہے کہ وہ اس طرح ہی کیا کرتا تھا، بیوی کو تنگ کرتا تھا اور کبھی ساتھ لے کر باہر نہیں جاتا تھا۔ بیوی نے ایک دن کہا کہ آپ آج بڑے تیار ہو رہے ہیں کیا بات ہے۔ اس نے کہا میں آج باہر کھانا کھا رہا ہوں۔ تو اس نے کہا میں بھی تو ہوں۔ اس نے کہا آپ بھی ساتھ جائیں گی، فکر نہ کریں ہم باہر کھانا کھائیں گے۔ باہر گئے تو صحن میں کہا کرسیاں لگادو یہیں کھانا کھائیں گے۔ تو باہر سے مراد وہ صحن تھا۔ تو ایسے ایسے لوگ، تمسخر ہیں عورتوں سے۔ ان کا خیال رکھنا چاہئے۔ جہاں تک ممکن ہو ساتھ لے جانا چاہئے اور میرا اپنا بھی ہمیشہ یہی طریق رہا ہے کہ جب بھی کبھی توفیق ملے باہر جا کے کھانا وانا کھانے کی تو بیوی بچوں کو ضرور ساتھ لے کے جاتا ہوں۔ یہی اسوہ ہے جس کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہمیں توجہ دلائی ہے۔

پھر یہ جو فرمایا بعض دفعہ غصے سے ایک انسان تھوڑا سا مار بھی دیتا ہے اور اس کی کئی وجوہات ہوتی ہیں بعض لوگ بدمزاجی کی وجہ سے بھی مار دیتے ہیں مگر بعض تنگ آجاتے ہیں بعض حرکتوں کی وجہ سے۔ یہ الگ مضمون ہے جس کی تفصیل میں بعض دوسرے خطبات میں بیان کر چکا ہوں مگر ایسی صورت میں یہ بہت باریک حکم ہے۔ چہرے پر نہ مار اور برا بھلا نہ کہہ اور اس سے علیحدگی اختیار کر مگر گھر کے اندر۔ مراد یہ ہے کہ جب یہ باہر نکلیں تو بظاہر تو یہ منافقت ہے لیکن یہ بڑا ضروری ہے کہ لوگوں کو نہ پتہ چلے کہ خاوند بیوی سے ناراض ہے اور بیوی کی عزت رہ جائے۔ تو یہ منافقت نہیں ہے۔ بلکہ بیوی کی دلداری کی خاطر یہ حکم دیا گیا ہے کہ باہر ساتھ لے کر جاؤ اور پھر اس سے بات نہ کرو، بولو نہیں، تو ساری دنیا میں مشہور ہو جائے گا کہ پتہ نہیں کیوں یہ اپنی بیوی سے ناراض ہے۔ اس لئے اس نصیحت پر بھی بڑی باقاعدگی سے کاربند ہونی چاہئے۔

ایک حدیث ابوداؤد سے لی گئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جو رات کو اُٹھے، نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو اٹھائے۔ اگر وہ اٹھنے میں پس و پیش کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے تاکہ وہ اُٹھ کھڑی ہو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ رحم کرے اس عورت پر جو رات کو اٹھی، نماز پڑھی اور اپنے میاں کو جگایا۔ بعضوں کی بیویاں زیادہ نمازی ہوتی ہیں بعضوں کے خاوند زیادہ نمازی ہوتے ہیں تو دونوں کے لئے یہ نصیحت کردی گئی ہے کہ اگر اٹھانا ہے نیک کام کے لئے تو سختی نہیں کرنی پانی کا چھینٹا دو چہرہ پر، اس سے آنکھ کھل جاتی ہے۔ یہ طریق اختیار کرو۔ فرمایا 'اللہ تعالیٰ رحم کرے اس عورت پر جو رات کو اٹھی، نماز پڑھی اور اپنے میاں کو جگایا اور اگر اس نے اٹھنے میں پس و پیش کیا تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکا تاکہ وہ اُٹھ کھڑا ہو'۔ بچپن میں میری نیند بھی بہت سخت ہوا کرتی تھی۔ ہمارے مؤذن جو زندہ ہیں، آج کل جرمنی میں ہوتے ہیں عطا محمد صاحب، ان کو حکم یہ تھا کہ مجھے گود میں اٹھا کے مسجد کی ٹوٹی کے نیچے ڈال دیں اور وہ باقاعدہ اوپر ٹوٹی کھول دیا کرتے تھے۔ تو بہرحال یہ مختلف نیند کی حالت ہوتی ہے مگر بڑی عمر میں پھر چھینٹے ہی کافی ہوتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ عسفان سے واپسی کے وقت ہم آنحضرت ﷺ کے ہمراہ تھے۔ حضورؐ کے پیچھے اونٹنی پر حضرت صفیہؓ بیٹھی ہوئی تھیں۔ اونٹنی کے ٹھوکر کھانے کی وجہ سے دونوں گر پڑے۔ ابو طلحہؓ حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو سہارا دینے کے لئے لپکے۔ حضورؐ نے فرمایا عورت کا خیال کرو۔ ابو طلحہؓ یہ سن کر منہ پر کپڑا ڈال کر حضرت صفیہ کے پاس آئے اور ان پر کپڑا ڈال دیا۔ پھر ان دونوں کے لئے سواری کو درست کیا۔ حضورؐ اور حضرت صفیہؓ اس پر سوار ہو گئے۔ (صحیح بخاری کتاب الجہاد و السیر)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک سفر میں جا رہے تھے اور ایک سیاہ رنگ کا غلام جس کا نام اَنجَشہ تھا حُدی خوانی کر رہا تھا جس کی وجہ سے اونٹ تیز چلنے لگتے تھے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا اے اَنجَشہ! ذرا ٹھہر کر اور آہستہ حُدی خوانی کرو تاکہ اونٹ تیز نہ چلیں کیونکہ اونٹوں پر شیشے اور آبگینے ہیں۔ (مسلم کتاب الفضائل باب فی رحمۃ النبیؐ للنساء)

تو یہ محاورہ جو آج کل بہت رائج ہے "Glass with Care,Glass with Care" یہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا محاورہ تھا اور آپؐ نے عورتوں کی نزاکت کے تعلق میں بیان فرمایا تھا کہ عورتیں آبگینے کی طرح ہوتی ہیں ان کے دلوں کا بھی خیال کرو کہ وہ آبگینے ٹوٹیں نہ اور ان کے بدنوں کا خیال کرو اور ان سے رحم اور شفقت کا سلوک کیا کرو۔

ابوداؤد کتاب النکاح میں یہ حدیث درج ہے۔ حضرت مَعقِل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم ایسی عورتوں سے شادی کرو جو محبت کرنا جانتی ہوں اور جن سے زیادہ اولاد پیدا ہو تاکہ مَیں کثرتِ افراد کی وجہ سے سابقہ امتوں پر فخر کر سکوں۔ (سنن ابوداؤد کتاب النکاح باب تزویج الابکار)

اب جو دنیا کی شہنشاہ قومیں ہیں ان کا اپنے لئے تو یہ اصول ہے کہ بکثرت بچے پیدا کرنے لگ گئے ہیں اور غریب ملکوں کو کہتے ہیں کہ تم غریب ہو جاؤ گے بچے پیدا نہ کرو۔ مگر مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نصیحت پر عمل کرنا چاہئے۔ غریب ملکوں کی غربت کا علاج زیادہ بچے ہیں کیونکہ وہ بچے ماں باپ کا سہارا بنتے ہیں اور محنت میں ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے ان جدید نظریات کو قطع نظر کر کے جو منافقانہ ہیں آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعلیم پر عمل کرنا چاہئے۔ کثرت سے بچے پیدا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی امت بڑھے۔

ایک دفعہ اسماءؓ بنت یزید انصاری آنحضرتؐ کی خدمت میں عورتوں کی نمائندہ بن کر آئیں اور عرض کیا حضورؐ! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ مَیں عورتوں کی طرف سے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو عورتوں اور مَردوں سب کی طرف مبعوث فرمایا ہے۔ ہم عورتیں گھروں میں بند ہو کر رہ گئی ہیں اور مردوں کو یہ فضیلت اور موقعہ حاصل ہے کہ وہ نماز باجماعت، جمعہ اور دوسرے مواقع اجتماع میں شامل ہوتے ہیں، نماز جنازہ پڑھتے ہیں، حج کے بعد حج کرتے ہیں اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جب آپ میں سے کوئی حج، عمرہ یا جہاد کی غرض سے جاتا ہے تو ہم عورتیں آپ کی اولاد اور آپ کے اموال کی حفاظت کرتی ہیں اور سُوت کات کر آپ کے کپڑے بنتی ہیں، آپ کے بچوں کی دیکھ بھال اور اُن کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری بھی سنبھالے ہوئے ہیں۔ کیا مردوں کے ساتھ ہم ثواب میں برابر کی شریک ہو سکتی ہیں؟ جبکہ مرد اپنا فرض ادا کرتے ہیں اور ہم اپنی ذمہ داری نبھاتی ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسماء کی یہ باتیں سُن کر صحابہ رضوان اللہ علیہم کی طرف مڑ کر دیکھا اور انہیں مخاطب کر کے فرمایا کہ اس عورت سے زیادہ عمدگی کے ساتھ کوئی عورت اپنے مسئلہ اور کیس کو پیش کر سکتی ہے؟ یعنی حضرت اسماءؓ نے جس طرح وکالت کی ہے عورتوں کی آنحضور ﷺ نے اس کو بہت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔ صحابہؓ نے عرض کیا حضورؐ! ہمیں تو گمان بھی نہیں تھا کہ کوئی عورت اتنی عمدگی کے ساتھ اور اتنے اچھے پیرایہ میں اپنا مقدمہ پیش کر سکتی ہے۔ پھر آپؐ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے خاتونِ (محترم) اچھی طرح سمجھ لو اور جن کی تم نمائندہ بن کر آئی ہو اُن کو جا کر بتادو کہ خاوند کے گھر کی عمدگی کے ساتھ دیکھ بھال کرنے والی اور اُسے اچھی طرح سنبھالنے والی عورت کو وہی ثوب اور اجر ملے گا جو اُس کے خاوند کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے پر ملتا ہے۔ (اُسدالغابۃ فی مَعرفۃ الصحابۃ صفحہ ۳۹۹۔ الاستیعاب فی مَعرفۃ الاصحاب صفحہ ۷۲۶)

اس سلسلے میں جو ذکر ہے کہ نماز پڑ جاتے ہو، جمعہ پہ، ہم نہیں جاتے تو یہ حصہ ایک الگ معاملہ ہے۔ جہاں تک ثواب کا تعلق ہے اگر مرد کے گھر کی دیکھ بھال کی وجہ سے عورت باہر نہ جا سکے تو اس کو اتنی ہی جزا ملے گی جتنی مرد کو دنیا میں نیک کاموں پر اور جہاد وغیرہ میں ملتی ہے۔ مگر یہ مراد

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

نہیں ہے کہ عورتوں کے لئے مسجدیں حرام ہیں اور ان کو مسجد سے روکا گیا ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں عورتوں کو اجازت تھی کہ پچھلے حصہ میں صف بناتی تھیں اور باقاعدہ نمازوں میں شریک ہو جایا کرتی تھیں۔ صبح کی نماز میں خاص طور پر اور عشاء کی نماز میں بڑی کثرت سے اس کی گواہی ملتی ہے۔ پس عورتوں کو نمازوں میں شرکت سے نہیں روکنا چاہئے کہ تمہیں ثواب مل جائے گا، تم بیٹھی رہو۔ جہاں تک توفیق ہو عورتوں کو بھی جمعہ پڑھنے میں لے جایا کریں، بچوں کو بھی اور روزمرہ کی نمازوں میں جب وہ شریک ہو سکتی ہیں صبح اور خاص طور پر عشاء کی نماز میں اس میں ان کو ضرور شریک ہونے کی اجازت ہونی چاہئے بلکہ حوصلہ افزائی ہونی چاہئے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا اور یہ بھی بخاری کی حدیث ہے۔ اے اللہ کے رسول میری ایک سوتن ہے، اگر میں جھوٹے طور پر اس کے سامنے یہ ظاہر کروں کہ خاوند مجھے یہ چیزیں دیتا ہے حالانکہ اس نے مجھے نہ دی ہوں تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہے۔ ایک سوتن کو چڑانے کی جو عادت ہے یہ ظاہر کر رہی ہے اصل میں کہ اس بے چاری کو پہلے تو سوتن آئی ہوئی ہے پھر اوپر سے یہ چڑا رہی ہے کہ مجھے تو یہ چیزیں دیتا ہے پھر وہ خاوند سے لڑے گی کہ تم اس کو تو یہ دیتے ہو اور مجھے یہ چیزیں نہیں دیتے تو یہ نہایت ہی ناپسندیدہ بات ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہ ملنے والی چیزوں کا جھوٹے طور پر اظہار کرنے والا ایسا ہی ہے گویا اس نے جھوٹے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ (بخاری کتاب النکاح)۔ اور یہ بہت ہی پیاری مثال ہے جو حضرت اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دی ہے۔ جھوٹے کپڑے سے مراد یہ ہے کہ جو تن بدن کو ننگا کر دیتے ہیں۔ ایک بادشاہ کے متعلق روایت ہے کہ اس کو دھوکہ دیا گیا تھا کہ جس چیز سے اس کے کپڑے کاٹے جا رہے ہیں وہ چیز جو ہے وہ بہت خوبصورت ہے لیکن جو پہنتا ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں ننگا ہوں حالانکہ ننگا نہیں ہوتا اور اس بے چارے کا جلوس نکلا شہر میں اور بہت شور پڑا۔ آخر ایک بچے کے منہ سے سچی بات نکل گئی۔ اس نے شور مچا دیا بادشاہ ننگا، بادشاہ ننگا۔ تو یہ جو حدیث ہے اسی بات کی یاد کرا رہی ہے کہ جھوٹے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اندر سے تم ننگی ہو رہی ہو، تمہارا گند ظاہر ہو رہا ہے، تمہارا جھوٹ ظاہر ہو رہا ہے اس لئے اس سے استغفار اور توبہ کرو۔

اب ان حدیثوں کے بعد مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ یاد رکھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات ہمیشہ قرآن اور احادیث پر ہی مبنی ہوتے ہیں، کوئی نئی بات نہیں ہوتی مگر آپ کا بھی ایک انداز بیان ہے اس کو اگر آپ کے الفاظ میں بیان کیا جائے تو دلوں پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں ”عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصر الفاظ میں فرما دیا ہے وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ کہ جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہیں، حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پردہ کا حکم ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کر دیتے ہیں۔ چاہئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خداتعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر انہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خداتعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَهْلِهٖ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے“۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۱۷، ۴۱۸)

یہ جو پاؤں کی جوتی والا معاملہ ہے، یہ خاص طور پر ہمارے گندے معاشرے میں، پنجاب میں تو کئی طرح پایا جاتا ہے۔ اس کا ذکر بھی غالباً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آگے چل کر کریں گے۔

فرماتے ہیں ”یہ مت سمجھو کہ پھر عورتیں ایسی چیز ہیں کہ ان کو بہت ذلیل اور حقیر قرار دیا جاوے۔ نہیں، نہیں۔ ہمارے ہادیٔ کامل رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَهْلِهٖ تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں!۔ دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو۔ نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زدوکوب کرے“۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۴۷)

پھر فرماتے ہیں ”عورتیں یہ نہ سمجھیں کہ ان پر کسی قسم کا ظلم کیا گیا ہے۔ کیونکہ مردوں پر اس کے بہت سے حقوق رکھے گئے ہیں۔ بلکہ عورتوں کو گویا بالکل کرسی پر بٹھا دیا گیا ہے اور مرد کو کہا گیا ہے کہ ان کی خبرگیری کرو۔ اس کا تمام کھانا، کپڑا اور تمام ضروریات مرد کے ذمہ ہیں“۔ دنیا میں جو کئی بددیانتیاں پھیلی ہوئی ہیں اس کے متعلق بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ بات بیان فرما رہے ہیں کہ رشوت خوری اور بہت سی چیزیں اور کھوٹ ملانا وغیرہ یہ ساری چیزیں گھر کی خاطر انسان کرتا ہے۔ بعض لوگ اپنی ذات کی خاطر بھی کرتے ہیں مگر ایک بڑا حصہ ان کا ایسا ہے جو گھر میں اپنے اہل و عیال کی خاطر یہ سارے کام کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بددیانتی کو بددیانتی ہی کہتے ہیں۔ یہ نہیں کہ اس وجہ سے وہ معاف ہو جائے گا کہ اس نے گھر کی خاطر بددیانتی کی ہے۔ مگر اس کے باوجود یہ بات تو عورتوں کو یاد رکھنی چاہئے کہ ان کی خاطر کیا جاتا ہے جو کچھ ہے اور ان کو جواب میں اسی قسم کے حقوق ادا کرنے چاہئیں۔

فرماتے ہیں ”دیکھو موچی ایک جوتی میں بددیانتی سے کچھ کا کچھ بھر دیتا ہے صرف اس لئے کہ اس سے کچھ بچ رہے تو جورو بچوں کا پیٹ پالوں۔ سپاہی لڑائی میں سر کٹاتے ہیں صرف اس لئے کہ کسی طرح جورو بچوں کا گزارا ہو۔ بڑے بڑے عہدیدار رشوت کے الزام میں پکڑے ہوئے دیکھے جاتے ہیں ۔وہ کیا ہوتا ہے؟ عورتوں کے لئے ہوتا ہے۔ عورت کہتی ہے کہ مجھ کو زیور چاہئے، کپڑا چاہئے۔ مجبوراً بیچارے کو کرنا پڑتا ہے لیکن خداتعالیٰ نے ایسی طرزوں سے رزق کمانا منع فرمایا ہے۔ یہاں تک عورتوں کے حقوق ہیں کہ جب مرد کو کہا گیا ہے کہ ان کو طلاق دو تو مہر کے علاوہ ان کو کچھ اور بھی دو۔ کیونکہ اس وقت تمہاری ہمیشہ کے لئے اس سے جدائی لازم ہوتی ہے۔ پس لازم ہے کہ ان کے ساتھ نیک سلوک کرو“۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۰۵ جدید ایڈیشن) نہ یہ کہ بہانے بنا کر ان کے زیورات سنبھال لو، ان کی چیزیں اپنے پاس رکھی ہوئی ہوں اور ان پر قبضہ کرو۔ ایسی شکایتیں بہت کثرت سے آتی ہیں اور ہماری قضا میں ایسے معاملات بہت چلتے رہتے ہیں۔ یہ بہت ناجائز حرکت ہے جسے اللہ پسند نہیں فرماتا۔ آنحضرت ﷺ تو فرما رہے ہیں طلاق دو تو جو مہر مقرر ہے اس کے علاوہ بھی دو کیونکہ اب ہمیشہ کی جدائی ہے۔ اس خیال سے کہ تم نے بہت تسکین اٹھائی ہے کسی پہلو سے، کم سے کم بعض پہلوؤں سے تم نے ضرور تسکین اٹھائی ہے تو اب جدا ہونے والی ہے تو اس کو خوش کر کے گھر سے رخصت کرو۔

پھر فرماتے ہیں ”اسی طرح عورتوں اور بچوں کے ساتھ تعلقات اور معاشرت میں لوگوں نے غلطیاں کھائی ہیں اور جادۂ مستقیم سے بہک گئے ہیں۔ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مگر اس کے خلاف عمل ہو رہا ہے۔ دو قسم کے لوگ اس کے متعلق بھی پائے جاتے ہیں۔ ایک گروہ تو ایسا ہے کہ انہوں نے عورتوں کو بالکل خلیع الرسن کر دیا ہے، دین کا کوئی اثر ہی ان پر نہیں ہوتا اور وہ کھلے طور پر اسلام کے خلاف کرتی ہیں“۔ یہ عام طور پر فیشن ایبل لوگوں میں اور افسروں میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی بیوی سج دھج کر باہر نکلے، غیروں سے ملے تو ان کی بھی اس میں عزت افزائی ہے۔ یہ بالکل ناجائز حرکت ہے اور اس سے بے حیائی پھیلتی ہے۔ اس لئے ان کی رسی ڈھیلی نہیں چھوڑنی چاہئے۔ ان معنوں میں کہ ان کو خلیع الرسن کر دیا جائے۔

”اور وہ کھلے طور پر اسلام کے خلاف کرتی ہیں اور کوئی ان سے نہیں پوچھتا۔ بعض ایسے ہیں کہ انہوں نے خلیع الرسن تو نہیں کیا مگر اس کے بالمقابل ایسی سختی اور پابندی کی ہے کہ ان میں اور حیوانوں میں کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا اور کنیزکوں اور بہائم سے بھی بدتر ان سے سلوک ہوتا ہے۔ وہ مارتے ہیں تو ایسے بے درد ہو کر کہ کچھ پتہ ہی نہیں کہ آگے کوئی جاندار ہستی ہے یا نہیں۔ غرض بہت ہی بری طرح سلوک کرتے ہیں یہاں تک کہ پنجاب میں مثل مشہور ہے کہ عورت کو پاؤں کی جوتی کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں کہ ایک اتار دی، دوسری پہن لی۔ یہ بڑی ہی خطرناک بات ہے اور اسلام کے شعائر کے خلاف ہے۔ رسول اللہ ﷺ ساری باتوں میں کامل نمونہ ہیں۔ آپ کی زندگی دیکھو کہ آپ عورتوں سے کیسی معاشرت کرتے تھے۔ میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلے میں کھڑا ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی پاک زندگی کا مطالعہ کرو تو تمہیں معلوم ہو کہ آپ ایسے خلیق تھے۔ باوجودیکہ آپ بڑے بارعب تھے لیکن اگر کوئی ضعیفہ عورت بھی آپ کو کھڑا کرتی آپ اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک وہ اجازت نہ دے“۔

یہ آنحضرت ﷺ کا معاشرہ تھا جو آپؐ نے قرآن کو سمجھ کر جو آپؐ پر نازل ہوا اس کے مطابق یہ رنگ اختیار کئے۔ اور جہاں تک جوتی کا تعلق ہے یاد رکھنا چاہئے کہ یہ معاشرہ ہمارے خاص پنجاب میں پایا جاتا ہے کہ وہ کہتے ہیں عورت کو جوتی سمجھو اور کیا فرق پڑتا ہے ایک جوتی اتاری دوسری پہن لی، نئی خرید لی۔ تو یہ نہایت ہی بیہودہ طرز ہے بلکہ علم تعبیر میں بھی یہ بات داخل ہو گئی ہے کہ جب دیکھے جوتی کا نقصان ہوا ہے تو مراد بیوی کو نقصان ہے تو یہ غلط رسموں نے غلط تعبیروں کی طرف بھی مائل کر دیا۔ کئی مطالب ہو سکتے ہیں جوتی کے نقصان کے اور اگر ممکن ہو کبھی ایسی بات ہو تو یہ تعبیر درست نکلے تو ایسا بھی ہو جاتا ہے بعض دفعہ کہ جوتی دیکھو تو بیوی مراد ہوتی ہے مگر غلط رسموں کے نتیجے میں یہ تعبیر بنی ہے اور اس کو نظرانداز کرنا چاہئے۔

بیوی بہت معزز ہے اس کے پاؤں کے نیچے تو جنت رکھی گئی ہے تو اس کو کیسے آپ جوتی سے

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

تشبیہ دے سکتے ہیں۔ وہ تو ایسی جوتی ہے جس کے نیچے جنت رکھ دی گئی ہے۔ پس اس کے لئے خیال کیا کریں اور آنحضرت ﷺ کے اسوہ کو اپنائیں۔ آپ گھر میں کیسا پیارا سلوک فرمایا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "بعض اوقات حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ دوڑے بھی ہیں"۔ اب کوئی سوچ سکتا ہے آج کل کے زمانے میں کہ اس طرح بیویوں کے ساتھ دوڑ لگائے۔ مگر آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم بہت سادہ اور بے تکلف تھے۔ عورتوں کے حقوق قائم کرنے میں آپ نے کبھی دنیا کی شرم نہیں کی۔ "ایک مرتبہ آپ آگے نکل گئے اور دوسری مرتبہ خود نرم ہو گئے" تاکہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آگے نکل جائیں اور وہ آگے نکل گئیں۔ اب یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بات کی ہے کہ خود نرم ہو گئے۔ آپ جانتے تھے۔ ناممکن تھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ سے حضرت عائشہؓ آگے نکل جاتیں مگر بیوی سے حسن سلوک کی خاطر آپ پہلے چونکہ آگے نکلے تھے دل پہ نرمی اختیار کرتے ہوئے تاکہ اس کی دلشکنی نہ ہو آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آگے نکلنے دیا۔

پھر فرماتے ہیں "ایک بار کچھ حبشی آئے جو تماشا کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کا تماشا دکھایا"۔ اور تفصیلی روایت میں یہ آتا ہے کہ وہ حبشی مسجد میں کھیل دکھا رہے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت ﷺ کے پیچھے آپ کے کندھے سے باہر سر رکھ کر ان کا تماشا دیکھ رہی تھیں۔ "پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب آئے تو وہ حبشی ان کو دیکھ کر بھاگ گئے"۔ (ملفوظات جلد دوم جدید ایڈیشن صفحہ ۳۸۸،۳۸۷)۔ پتہ تھا کہ یہ سخت مزاج ہیں تو وہ دوڑ پڑے وہاں سے۔ مگر آنحضرت ﷺ کی طبیعت بہت نرم تھی اور آپ یہ شفقت کیا کرتے تھے اور مسجد نبوی میں یہ تماشا بھی دکھایا جا رہا تھا۔ تو جب ضرورت پڑے مسجد میں دوسرے کاموں کی، وہ بھی کر لئے جایا کرتے ہیں وہ غیر شرعی نہیں ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں۔ ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے درحقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے۔ اس کا شکریہ یہ ہے کہ ہم عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں"۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱)

پھر اپنا ایک ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں "میرا یہ حال ہے کہ ایک دفعہ میں نے اپنی بیوی پر آوازہ کسا تھا اور میں محسوس کرتا تھا کہ وہ بانگ بلند دل کے رنج سے ملی ہوئی ہے اور بایں ہمہ کوئی دلآزار اور درشت کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا۔ اس کے بعد میں بہت دیر تک استغفار کرتا رہا اور بڑے خشوع اور خضوع سے نفلیں پڑھیں اور کچھ صدقہ بھی دیا کہ یہ درشتی زوجہ پر کسی پنہانی معصیت الٰہی کا نتیجہ ہے"۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک دفعہ مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق الہام ہوا جس سے پتہ چلا کہ وہ اپنی بیوی سے بعض معاملات میں سختی کرتے تھے تو الہام یہ تھا "یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے مسلمانوں کے لیڈر عبدالکریم کو.........۔ اس الہام میں تمام جماعت کے لئے تعلیم ہے کہ اپنی بیویوں سے رفق اور نرمی کے ساتھ پیش آویں کہ وہ ان کی کنیزکیں نہیں ہیں۔ درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم ایک معاہدہ ہے۔ پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغاباز نہ ٹھہرو۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو اور حدیث میں ہے کہ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَهْلِهٖ یعنی تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے۔ سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو ان کے لئے دعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو کیونکہ نہایت بد، خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے۔ جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندے برتن کی طرح جلد مت توڑو"۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۷ حاشیہ)

پھر فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ دُعا سکھلائی ہے کہ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ میرے بیوی بچوں کی بھی اصلاح فرما۔ سو اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں اور اکثر بیوی کی وجہ سے۔ (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۴۵۶)۔ یہاں اکثر کثیر کے معنوں میں استعمال ہوا ہے یعنی بہت سے فتنے اولاد کی وجہ سے اور بہت سے فتنے بیوی کی وجہ سے پڑ جاتے ہیں۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سلوک اپنے گھر میں کیا تھا اور کتنا نرمی اور رافت کا سلوک تھا اس کے متعلق حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "میں پہلے پہل جب دلی سے آئی تو مجھے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گڑ کے میٹھے چاول پسند فرماتے ہیں چنانچہ میں نے بہت شوق اور اہتمام سے میٹھے چاول پکانے کا انتظام کیا۔ تھوڑے سے چاول منگوائے اور اس میں چار گنا گڑ ڈال دیا۔ وہ بالکل راب سے بن گئی۔ جب پتیلی چولہے سے اتاری اور چاول برتن میں نکالے تو دیکھ کر سخت رنج اور صدمہ ہوا کہ یہ تو خراب ہو گئے۔ ادھر کھانے کا وقت ہو گیا تھا۔ حیران تھی کہ اب کیا کروں اتنے میں حضرت صاحب آ گئے۔ میرے چہرے کو دیکھا جو رنج اور صدمہ سے رونے والوں کا سا بنا ہوا تھا۔ آپ دیکھ کر ہنسے اور فرمایا کیا چاول اچھے نہ پکنے کا افسوس ہے؟ پھر فرمایا نہیں یہ تو بہت اچھے ہیں، میرے مذاق کے مطابق پکے ہیں۔ ایسے زیادہ گڑ والے ہی تو مجھے پسندیدہ ہیں۔ یہ تو بہت ہی اچھے ہیں اور پھر بہت خوش ہو کر کھائے"۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ "حضرت صاحب نے مجھے خوش کرنے کی اتنی باتیں کیں کہ میرا دل بھی خوش ہو گیا"۔ (سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ حصہ اول از شیخ محمود احمد عرفانی۔ صفحہ ۳۱۸،۳۱۷)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت ام المومنین سلمہا اللہ کا اس قدر اکرام و اعزاز کیا کرتے تھے اور آپ کی خاطر داری اس قدر ملحوظ رکھتے تھے کہ عورتوں میں اس بات کا چرچا رہتا تھا۔ جب میں لاہور میں ملازم تھا، ۱۸۹۷ء یا اس کے قریب کا واقعہ ہے لاہور کا ایک معزز خاندان قادیان آیا۔ ان میں سے بعض نے بیعت کی اور سب حسن عقیدت کے ساتھ واپس گئے۔ واپسی پر اس خاندان کی ایک بڑھیا نے ایک مجلس میں ذکر کیا کہ مرزا صاحب اپنی بیوی کی کس قدر خاطر اور خدمت کرتے ہیں۔ اتفاقاً اس مجلس میں ایک پرانے طرز کے صوفی بزرگ بھی بیٹھے تھے۔ وہ فرمانے لگے کہ ہر سالک کا ایک معشوق مجازی بھی ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب کا معشوق (مجازی) ان کی بیوی ہے۔ یہ خیال تو ان صوفی بزرگ کا تھا مگر اصل بات یہ ہے کہ حضرت ام المومنین کا احترام ان خوبیوں اور نیکیوں کے سبب سے تھا جو ان میں پائی جاتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کے باعث تھا جو ہمیشہ ان پر ہوتے رہے"۔ (سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ حصہ اول از شیخ محمود احمد عرفانی۔ صفحہ ۳۲۵،۳۲۴)

اب آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ خط جو نواب محمد علی صاحب کے نام ہے وہ پڑھ کر سناتا ہوں۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی جب پہلی بیوی فوت ہوئیں تو اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو ان کو تعزیت کا خط لکھا، لکھتے ہیں "درحقیقت اگرچہ بیٹے بھی پیارے ہوتے ہیں اور بھائی بہنیں بھی عزیز ہوتی ہیں لیکن میاں بیوی کا علاقہ ایک الگ علاقہ ہے جن کے درمیان اسرار ہوتے ہیں۔ میاں بیوی ایک ہی بدن اور ایک ہی وجود ہو جاتے ہیں۔ ان کو صدہا مرتبہ اتفاق ہوتا ہے کہ وہ ایک ہی جگہ سوتے ہیں اور وہ ایک دوسرے کا عضو ہو جاتے ہیں۔ بسا اوقات ان میں ایک عشق کی سی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس محبت اور باہم انس پکڑنے کے زمانے کو یاد کر کے کون دل ہے جو پر آب نہیں ہو سکتا۔ یہی وہ تعلق ہے جو چند ہفتے باہر رہ کر آخر فی الفور یاد آتا ہے۔ اس تعلق کا خدا نے بار بار ذکر کیا ہے کہ باہم محبت اور انس پکڑنے کا یہی تعلق ہے۔ بسا اوقات اس تعلق کی برکت سے دنیوی تلخیاں فراموش ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ انبیاء علیہم السلام بھی اس تعلق کے محتاج تھے۔ (سیرت مسیح موعود مصنفہ عرفانی کبیر حصہ دوم صفحہ ۲۱۰)

یہ آخری اقتباس ہے ملفوظات سے لیا گیا۔ "خدا تعالیٰ نے انسان پر دو ذمہ داریاں مقرر کی ہیں۔ ایک حقوق اللہ اور ایک حقوق العباد۔ پھر اس کے دو حصے کئے ہیں یعنی اول تو ماں باپ کی اطاعت اور فرمانبرداری اور پھر دوسری مخلوق الٰہی کی بہبودی کا خیال اور اسی طرح ایک عورت پر اپنے ماں باپ اور خاوند اور ساس سسر کی خدمت اور اطاعت۔ پس کیا بدقسمت ہے جو ان لوگوں کی خدمت نہ کر کے حقوق عباد اور حقوق اللہ دونو کی بجا آوری سے منہ موڑتی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن صفحہ ۱۸۰)

دنیا کی کوئی طاقت خدا کے فضلوں کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ یہ الٰہی تقدیر ہے۔ تمام دنیا کی پھونکوں سے بھی یہ چراغ بجھایا نہیں جا سکتا جو آج محمدؐ مصطفیٰ کے دین کو دنیا پر غالب کرنے کے لئے روشن فرمایا گیا ہے۔

(حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV

You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98. To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.

At the moment, we are running the following offers:

NOKIA 9600 £255+ *Digital LNBs from £19+*
HUMAX CI £220+ *Dishes from 35cm to 1.2m*

These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.

MAIL ORDER EXPORT

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com

+ All prices are exclusive of VAT

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ

اطفال الاحمدیہ کی

مجلس سوال وجواب

(مرتبہ: حافظ عبدالحلیم - ربوہ)

(۱۴ر نومبر ۱۹۹۹ء کو چند احمدی اطفال نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ایم ٹی اے لندن کے سٹوڈیو میں ملاقات کی سعادت حاصل کی اور اس مجلس میں اپنے معصومانہ انداز میں کچھ سوالات دریافت کئے۔ ہمیں امید ہے کہ احباب ایم ٹی اے کے ذریعہ ان مجالس کو براہ راست دیکھ اور سن کر بھرپور طور پر فیضیاب ہوتے ہونگے۔ تاہم ریکارڈ کی غرض سے نیز ایسے احباب کی سہولت کے لئے جو کسی وجہ سے اصل پروگرام کو دیکھ اور سن نہیں سکے ذیل میں اس نہایت مبارک، دلچسپ، مفید اور معلوماتی مجلس سوال وجواب میں پوچھے جانے والے سوالات میں سے بعض سوال مع جوابات ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے)۔ (ادارہ)

☆......☆......☆

سوال: میں خدا سے کیا دعا کروں کہ وہ مجھے ماں باپ کا کہنا ماننے کی توفیق دے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: "یہی دعا کرو جو تم کہہ رہے ہو اور کیا دعا ہو گی اس کی۔ اللہ میاں مجھے کہنا ماننے کی توفیق دے۔ جب دعا مانگو تو کوشش بھی کرنی ہو گی۔ یہ تو نہیں کہ سارا دن ماں باپ کو تنگ کرو اور رات کو دعا مانگا کرو۔ جب دعا مانگتے ہو تو پہلا اثر تو دل کا ہوتا ہے۔ اگر سچے دل سے دعا مانگی تو خود بخود تمہیں توفیق مل جائے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے بچے سے استفسار فرمایا، کیا تم اپنے ماں باپ کے فرمانبردار ہو؟ بچے نے جواب دیا کبھی کبھی۔ حضور نے فرمایا جب کبھی کبھی مانتے ہو تو پھر دعا کیسی۔ دعا کرو اللہ میاں مجھے ہمیشہ ماں باپ کی بات ماننے کی توفیق دے۔ پھر جب خیال آئے کہ نافرمانی کرنی ہے تو اسی وقت اپنی دعا یاد کر لیا کرو۔

☆......☆......☆

سوال: حضور آپ نے کتنی کتابیں لکھی ہیں۔ ان کتابوں میں آپ کی سب سے پسندیدہ کتاب کونسی ہے؟

جواب: حضور نے فرمایا جو میں نے کتابیں لکھی ہیں۔ ساری لکھی نہیں ہیں۔ خطبات جو ہیں ان کی کتابت ہوتی ہے۔ ان کی کتابیں بن جاتی ہیں۔ خاص طور پر جلسے وغیرہ کی تقریریں اور لکھے خطبات اکٹھے کئے جائیں اور ان کو کتاب بنایا جائے تو بہت بڑی کتاب بن جائے گی۔ لیکن مجھے جو اپنی کتاب پسند ہے وہ "Revelation" انگریزی والی ہے کیونکہ اس میں میں نے اپنی زندگی کے تجربات کا نچوڑ پیش کر دیا ہے۔ ساری زندگی میں جو مجھ سے مختلف سوال ہوئے ان کے جوابات ذہن میں آتے رہے وہ میں نے اکٹھے کر دئے ہیں اس کتاب میں۔

☆......☆......☆

سوال: حضور آپ چھوٹے تھے تو کیا آپ نے کبھی سوچا تھا کہ آپ بڑے ہو کر خلیفہ ہوں گے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کبھی نہیں سوچا تھا۔ وہم وگمان بھی نہیں کیا تھا۔

☆......☆......☆

سوال: حضور میں تحریک وقف نو میں شامل ہوں۔ وقف نو بچوں کو کون سے شعبے میں دلچسپی لینی چاہئے۔ مجھے حساب اور سائنس کے مضمون پسند ہیں؟۔

جواب: حضور نے فرمایا بس اسی میں دلچسپی لیں۔ ہر وقف نو والوں کو ہم یہی کہتے ہیں کہ جس میں دل لگتا ہو اور جس کے مطابق دماغ اللہ میاں نے بنایا ہو اسی شعبے میں دلچسپی لو۔ جب بڑے ہو جاؤ گے تو اس حصہ میں جماعت کی جو خدمت ہو سکتی ہو وہ کرنا۔

☆......☆......☆

سوال: جب گھڑیاں نہیں ہوتی تھیں تو لوگوں کو کیسے پتہ چلتا تھا کہ کیا وقت ہوا ہے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اصل میں گھڑیاں کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ پرانے زمانے میں دھوپ گھڑی ہوا کرتی تھی۔ دھوپ کے آنے جانے سے بدلنے سے سایہ لمبا ہوتا تھا یا کم ہوتا تھا۔ ویسے بھی چوبیس گھنٹے کے دن کا تو سب کو پتہ تھا۔ اندازہ لگا لیا کرتے تھے۔ لیکن گھڑی کسی نہ کسی شکل میں ضرور موجود ہوتی تھی۔

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں وقت کی باتیں ہوتی ہیں، پہلے زمانے میں بھی وقت کی باتیں ہوتی تھیں۔ اصل میں بارہ گھنٹے کا دن اور بارہ گھنٹے کی رات یہ بیلنس (Balance) قائم رکھنا چاہئے۔ اس کے مطابق وقت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ وقت کا اصل اندازہ تو سورج سے اور روشنی سے ہوتا ہے، سائے کی طرف دیکھو۔ جب پو پھٹتی ہے، صبح کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ وقت کے اندازے لگانے کے لئے اللہ میاں نے چاند سورج کو بنایا ہے۔

☆......☆......☆

سوال: حضور ہم روزہ کیوں رکھتے ہیں؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا، روزہ اللہ میاں نے فرض کیا ہوا ہے۔ دنیا میں جتنے بھی مذاہب ہیں سب میں روزے کی کوئی نہ کوئی شکل موجود ہے۔ کوئی بھی مذہب ایسا نہیں جس میں روزے کسی نہ کسی شکل میں موجود نہ ہوں۔ قرآن کریم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

روزہ ہم اللہ کی رضا کی خاطر رکھتے ہیں۔ ایک تو یہ بات ہے دوسرے یہ کہ روزے سے بھوک کا احساس ہوتا رہتا ہے۔ ورنہ امیر لوگوں کو پتہ ہی نہ لگے کہ بھوک کیا ہوتی ہے۔ جب امیر لوگ روزے رکھتے ہیں اور بھوک سے تڑپتے ہیں تو پھر ان کو اپنے غریب بھائیوں کا بھی خیال آتا ہے۔ پانی کی بھی قدر پیدا ہوتی ہے۔ روزے کے بہت فوائد ہیں اور صحت کے لئے بھی اچھا ہے۔

☆......☆......☆

سوال: رسول اللہ ﷺ کھجور سے روزہ کیوں کھولتے تھے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو کھجور پسند تھی اور عربوں میں تو ویسے رواج زیادہ کھجور کا ہی تھا اور دوسرے یہ بات یاد رکھیں کہ کھجور کے اندر غذائیت بڑی ہوتی ہے۔ بہترین چیز ہے روزہ کھولنے کے لئے دودھ اور کھجور۔ ہم بھی اس سنت کو پورا کرنے کے لئے جب بھی روزہ کھولیں پہلے کھجور سے کھولتے ہیں۔

☆......☆......☆

سوال: کیا رسول پاک ؐ نے کہا تھا کہ میرے اتنے سال بعد مسیح موعود آئیں گے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مسیح موعود کے متعلق پیشگوئی تھی کہ کب پیدا ہونگے، کب ظاہر ہونگے وہ چاند سورج کا گرہن ہے۔ چاند سورج کا گرہن سوائے مسیح موعود کے کسی مہدی کے دعوے دار کے حق میں پورا نہیں ہوا۔ اور ہوا کب ہے؟ ۱۸۹۴ء اور پھر ۱۸۹۵ء میں امریکہ میں بھی ہوا۔ چاند سورج کے گرہن میں وقت کی پیشگوئی خود بخود ساتھ ہو جاتی ہے جب اور کسی مہدی کے زمانے میں اس طرح چاند سورج گرہن نہیں لگا تو اس کا مطلب ہے مسیح موعود کا زمانہ بھی اس پیشگوئی کے اندر بیان ہو گیا ہے۔

☆......☆......☆

سوال: حضور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو میں شامل ہوں۔ اس وقت میری عمر بارہ سال ہے اس وقت مجھے سب سے زیادہ توجہ کس بات پر دینی چاہئے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا بارہ سال کی عمر میں بچے عموماً جوان ہو جاتے ہیں یا جوان سمجھے جاتے ہیں۔ جوانی کے متعلق ہر ملک کا قانون الگ الگ ہے۔ لیکن عام قاعدہ یہی سمجھا جاتا ہے کہ بارہ سال تک جوان ہو جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے بارہ سال کی اہمیت بیان کی ہے کہ بارہ سال کی عمر میں نماز روزے کے متعلق کوئی زبردستی نہیں کرنی چاہئے۔ ماں باپ بعض دفعہ مارتے ہیں، مارنا وہ بالکل بند کر دیں۔ جو تربیت کرنی ہے پہلے کے دور میں کر لیں، سات سے دس سال تک پیار سے سمجھائیں اس کے بعد پھر تھوڑا تھوڑا بے شک دس سے بارہ سال کے درمیان معمولی سی بدنی سزا بھی دے دیں۔ مگر بارہ سال کے بعد بچے کا معاملہ خدا پر چھوڑ دیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ماں باپ کو جواب دہ نہیں ہے۔ بڑی ذمہ داری کا کام ہے۔ اس لئے اس ذمہ داری کو سمجھو کہ تمہارے نماز روزے کا حساب اب ماں باپ سے نہیں، اللہ سے ہو گا۔

☆......☆......☆

سوال: دنیا کے مختلف حصوں میں لوگوں کی شکلوں اور جسامت میں فرق کیوں ہو جاتا ہے۔ سارے انسان ایک ہی طرح کے کیوں نہیں ہوتے؟

جواب: سارے ایک طرح کے ہوں تو کس کس چیز میں ایک طرح کے ہونگے۔ جسامت میں؟ شکل میں؟ اگر ایک بات کرنی ہے تو پھر تو تم پہلے یہ کہا کرو کہ سارے جسم ایک جیسے ہوں۔ پھر دوسری بات یہ ہو گی کہ پھر شکل میں کیوں فرق ہے؟ پھر شکلیں بھی ایک جیسی ہوں گی تو پھر ایک دوسرے کو پہچانیں گے کیسے؟ سارے ایک شکل کے ہو جائیں گے۔ اب جو چینی شکل ہے سب کی چینی شکل ہو گی۔ جاپانی شکل ہے تو سب کی جاپانی شکل ہو گی تو اللہ میاں نے یہ تنوع رکھا ہوا ہے تاکہ رنگ رنگ کے پھول ہوں اور پھر ہر ایک کا الگ مزہ، الگ خوشبو، الگ مہک اور الگ رنگ ہو۔ لوگوں کے الگ الگ ہونے میں ایک حسن ہے۔ گلدستے میں جس طرح بعض دفعہ مختلف پھول سجاتے ہیں اس طرح اللہ تعالیٰ نے دنیا میں چمن بنایا ہوا ہے انسانوں کا۔

☆......☆......☆

سوال: حضور میں کچھ ہی دنوں میں پاکستان جا رہا ہوں۔ آپ کے خیال میں پاکستان کی سب سے خاص بات یا چیز کیا ہے؟

جواب: فرمایا ربوہ۔ ربوہ جائیں اور دیکھیں کہ کتنا فرق ہے۔ جتنے لوگ جاتے ہیں مجھے خط بھی لکھتے ہیں واپس آ کے۔ کہتے ہیں کہ ہم نے سارا پاکستان پھر کے دیکھا ہے۔ ربوہ میں باوجود اس کے کہ حکومت کا دخل بہت ہے لیکن جو امن ربوہ میں ہے وہ کسی اور شہر میں نہیں ہے۔ ایک سکون ہے خوبصورتی ہے۔ باوجود اس کے کہ ویرانہ ہوا کرتا تھا سرسبز درخت وہاں بے حد ہیں اور بعض جگہ تو لوگوں نے خوب کیاریاں اور خوب پارکیں بنائی ہوئی ہیں۔ ربوہ جائیں گے تو آپ کو پتہ چلے گا کہ اگر کوئی جنت نظیر شہر پاکستان میں ہے تو ربوہ ہی ہے۔

☆......☆......☆

سوال: پیارے آقا میرا سوال یہ ہے کہ اگر کوئی نماز تہجد کا ارادہ کر کے سوئے اور اس کی آنکھ نماز فجر سے تھوڑی دیر پہلے کھلے تو کیا اس وقت پڑھے جانے والے نوافل تہجد کا درجہ رکھتے ہیں؟

جواب: حضور نے فرمایا: نہیں۔ تہجد کا تو اپنا وقت ہوتا ہے۔ تہجد کے لئے آنکھ نہ کھلے، نوافل پڑھ لیں نوافل کا ثواب ہو جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ اللہ میاں کے نزدیک تہجد کے برابر بھی ہو جائیں۔

سوال: لیلۃ القدر کیا ہوتی ہے؟

جواب: لیلۃ القدر کے تو کئی معانی ہیں۔ سب سے بڑی لیلۃ القدر تو وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ظاہر ہوئی۔ خود رسول اللہ ﷺ لیلۃ القدر کے زمانے میں آئے تھے۔ سب سے بڑی قدر کی رات جس میں قرآن کریم نازل ہوا ہے جس میں رسول اللہ ﷺ دنیا میں تشریف لائے اور اندھیری راتوں کو بدل دیا۔ پہلا معنی تو میں ہمیشہ یہی کرتا ہوں کہ وہ لیلۃ القدر تھی۔

دوسری لیلۃ القدر وہ ہے جو ہر شخص کی زندگی میں آتی ہے۔ کہتے ہیں لوگ کہ رمضان کے آخری عشرہ میں ستائیسویں رات کو یہ ہوتی ہے۔ حالانکہ ستائیس ضروری نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ آخری عشرہ میں اکیس تاریخ سے شروع ہو کر انتیس تک تلاش کرو لیلۃ القدر کو۔ مطلب یہ ہے کہ تہجد میں اٹھ کے خوب زور لگاؤ اگر تمہاری قسمت اچھی ہے تو تمہیں لیلۃ القدر مل جائے گی۔ اور وہ دن بتایا کیوں نہیں۔ ایک دن نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر ایک کے دل کی کیفیت الگ الگ ہوا کرتی ہے۔ کسی کی لیلۃ القدر اکیس کو ہو جاتی ہے، کسی کی انتیس کو ہو جاتی ہے یا بیچ میں کسی وقت۔ ہر شخص کا اپنے دل کا حال بدلتا رہتا ہے۔ جس کو زیادہ مزا آجائے نماز میں اور تہجد میں اور دعا میں اس کو لگتا ہے کہ قبول ہو رہی ہے اس کی لیلۃ القدر ہو گئی۔ اس کی علامت کیا ہے، پکی بات ہو کہ ہاں لیلۃ القدر یہ ہے۔ پھر ساری زندگی وہ نیک رہتا ہے۔ جس کی لیلۃ القدر ایک دفعہ آجائے وہ پھر مٹتی نہیں ہے۔ ہمیشہ کے لئے پھر وہ نیک کاموں میں لگ جاتا ہے۔

☆......☆......☆

سوال: حضور آپ اردو، انگلش، پنجابی اور عربی کے علاوہ کتنی زبانیں جانتے ہیں؟

جواب: حضور نے فرمایا میں جانتا تو صرف اردو ہوں۔ کچھ پنجابی بھی۔ پنجابی ہمارے اپنے وطن کی زبان ہے۔ باقی زبانوں سے صرف واقفیت ہے۔ انگریزی ہو، عربی، فارسی ہو زیادہ تر دوسری زبانوں سے انگریزی ہی مجھے آتی ہے۔ لیکن فارسی بھی سمجھ لیتا ہوں اگر غور کروں تو۔ اور اگر بنگلہ بھی غور سے سنوں تو سمجھ آجاتی ہے۔ فرانسیسی جب میں فرانس میں جاتا ہوں اور کچھ دنوں کے بعد مجھے پریکٹس ہو جاتی ہے، پھر بولنا شروع کر دیتا ہوں۔ پریکٹس کی بات ہوتی ہے لیکن جب غور کروں تو سمجھ آجاتی ہے۔ ویسے فرانسیسی زیادہ ہی مشکل زبان ہے۔ اس کا تلفظ بڑا مشکل طرح ادا ہوتا ہے کافی منہ بنانا پڑتا ہے۔ "ر" کو "غ" کی طرح ادا کرتے ہیں۔ بڑی مشکل زبانوں میں سے ایک فرانسیسی زبان ہے۔

☆......☆......☆

سوال: ہمارے سکول میں کچھ غیر احمدی مسلمان کہتے ہیں کہ جیلی (Jelly) میں کچھ حرام چیزیں مکس ہیں۔ جیلی نہیں کھانی چاہئے اس کے بارہ میں آپ کا کیا خیال ہے؟

جواب: اگر جیلی (Jelly) کے متعلق تم غور کر کے دیکھو تو حرام چیزیں جو مکس ہوتی ہیں وہ کیمیکل میں بدل چکی ہوتی ہیں اس میں زندگی کا کوئی وجود نہیں رہتا۔ کھیت سے اگی ہوئی چیز کھاتے ہیں اس میں جو گند پڑا ہوا ہوتا ہے۔ مردے بھی دفن ہوتے ہیں، پتہ نہیں کیا کیا گند ہوتا ہے۔ جتنا گند ڈالو اتنی ہی زیادہ سبزی اگتی ہے۔ اس کے باوجود جو بیچ میں اگتا ہے اس کی کیفیت بدل جاتی ہے۔

جیلی (Jelly) کے متعلق اس کو حرام کرنا جائز اس لئے نہیں کہ (Jelly) میں جس قسم کی ہڈیاں ہوتی ہیں ان کو اتنے ہائی ٹمپریچر میں گلاتے ہیں کہ وہ کیمیکل بن جاتی ہیں، زندگی کا کوئی نشان نہیں رہتا مگر چونکہ اب ہمیں آج کل پتہ لگ گیا ہے کہ اس میں سور کی ہڈیاں بھی ہوتی ہیں تو کراہت پیدا ہوتی ہے۔

میں نے اس کا بڑا آسان حل سوچ لیا ہے کہ ایک سبزی کی جیلی بھی بنتی ہے۔ یہ ویجیٹیرین (Vegetarian) کی خاطر بناتے ہیں۔ اس کا مزہ دوسری جیلی سے بھی اچھا ہوتا ہے۔ اگر تمہیں جیلی (Jelly) کا شوق ہو تو Vegetarian جیلی کھا لیا کریں۔ میں نے اپنے گھر میں اب یہی شروع کر دی ہے۔

☆......☆......☆

سوال: اگر کوئی غلط کام کرے تو اس کی شکایت لگانی چاہئے کہ نہیں؟

جواب: ہاں اگر کوئی ایسا کام ہو کہ اس کی شکایت لگانے سے اس کو فائدہ پہنچ سکے تو اس کی شکایت لگانی چاہئے۔ چھپ کے شکایت نہیں کرنی چاہئے۔ اسے کہنا چاہئے کہ تم نے غلط کام کیا ہے توبہ کرو ورنہ میں تمہاری شکایت لگانے لگا ہوں۔ جرأت ہونی چاہئے ورنہ چھپ کے لگاؤ گے تو غیبت بن جائے گی۔

☆......☆......☆

سوال: جنت کی نعمتوں میں دودھ اور شہد کا خاص ذکر آتا ہے۔ ان دونوں چیزوں میں کیا خوبیاں ہیں؟

جواب: حضور نے فرمایا دودھ میں جتنی غذائیت انسان کو چاہئے اس میں ہوتی ہے۔ بچہ دو سال تک صرف دودھ پر ہی پلتا ہے۔ ہڈیاں بنتی ہیں دماغ بھی بنتا ہے، آنکھیں بھی بنتی ہیں۔ کوئی انسانی جسم نہیں ہڈیاں وغیرہ آنکھ، ناک جو دودھ سے نہ بنتے ہوں۔ اس کا مطلب ہے کہ مکمل غذا ہے۔ چونکہ دینی تعلیم مکمل ہے اس لئے جنت میں دودھ کا ذکر ملتا ہے ورنہ یہ نہیں کہ وہاں دودھ کی نہر بہہ رہی ہو گی یا الٹے ہو کر دودھ پی رہے ہونگے۔ یہ صرف وہم ہے لوگوں کا، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ محاورے ہیں ورنہ جنت تو ہر جگہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے قرآن کی تفسیر میں بیان فرمایا کہ زمین و آسمان کی وسعتوں تک جنت پھیلی ہوئی ہے۔ جب سوال سننے والے نے سوال کیا یا رسول اللہ اگر زمین و آسمان کی وسعتوں تک جنت پھیلی ہوئی ہے تو جہنم کہاں ہے۔ آپؐ نے فرمایا وہ بھی وہیں ہے۔ جہاں دودھ کی نہریں بہتی ہوں وہاں آگ بھی ہوتی ہے؟ یہ سب تمثیلیں ہیں سمجھانے کے لئے۔

شہد اس لئے کہ اللہ تعالیٰ شہد کے متعلق قرآن کریم میں فرماتا ہے فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاس۔ اس میں سب بیماریوں کی شفا ہوتی ہے۔ جسمانی بیماریوں کی بھی ہوتی ہے، روحانی بیماریوں کی بھی ہوتی ہے۔ اس لئے ان دو چیزوں کا ذکر آیا ہے جنت میں۔

☆......☆......☆

سوال: خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا ثبوت کیا ہے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا ثبوت جو بچوں کے لئے میں بتایا کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ قانون قدرت ایک ہی ہے۔ Law of Nature پر غور کر کے دیکھو سوائے ایک قانون کے کوئی دوسرا قانون نظر نہیں آتا۔ اگر کوئی دوسرا خدا ہوتا تو اس نے اپنا قانون جاری کرنا تھا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر کوئی اور خدا ہوتا تو زمین و آسمان میں فساد پھیل جاتا۔ اب اگر کسی جگہ آگ جلاتی ہے، کسی جگہ بجھاتی ہے، کسی جگہ آگ میں پودے اگنے چاہئے تھے تو فساد پھیل جاتا اور کوئی قانون کسی ملک میں نہ رہتا۔ کبھی انگلستان کے لوگ آگ کو پیتے پانی کی طرح۔ پاکستان میں آگ پیتے تو جہنم سے پیٹ بھر لیتے۔ تو یہ ساری مثالیں ہیں۔

دودھ شہد، آگ اور پانی یہ ساری چیزیں مثالیں ہیں صرف ہمیں سمجھانے کے لئے ہیں ورنہ ہمیں اور چیزوں کا پتہ ہی نہ لگتا۔ ہمیں سمجھانے کی خاطر یہ استعمال کی گئی ہیں۔

☆......☆......☆

سوال: مختلف ملکوں میں رہنے والے لوگ الگ الگ زبانیں کیوں بولتے ہیں؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ابھی شکلوں کی بات ہوئی تھی۔ اسی طرح اللہ میاں نے زبانیں بھی بدل دی ہیں۔ ساری زبانیں اصل میں عربی سے بنی ہوئی ہیں۔ مختلف ملکوں میں جا کر تلفظ بدلے، وہاں کے محاورے بدلے، وہاں کی ضرورتیں بدلیں لیکن سب سے پہلے ایک زبان تھی جو اللہ نے سکھائی تھی۔ جو ایک زبان نہ ہو وہ نہیں بدلتی۔ اب کوے کی کاں کاں خواہ پاکستان میں ہو یا انگلستان میں ہو ایک ہی طرح کی ہوتی ہے۔ فاختہ کی کو کو بھی اور کوئل کی کو کو بھی سب ملکوں میں ایک ہی طرح کی ہوتی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو قدرت پہ بات چھوڑی ہے وہ ایک ہی طرح ہر ایک جگہ موجود ہے لیکن جو چیز خدا نے بنائی ہے اس میں تنوع پیدا کیا ہے اور زبانیں، مختلف ملکوں کی طرح جس طرح رنگ بدلتے ہیں، انسان کے جسم بدلتے ہیں، شکلیں بدلتی ہیں اسی طرح زبانیں بھی بدل کے خدا تعالیٰ نے ایک بہت خوبصورتی پیدا کر دی ہے۔

یقین نہیں آسکتا کہ چینی زبان اور انگریزی ایک ہی مادہ سے بنی ہوں۔ اور ہمارے شیخ محمد احمد صاحب مظہر لائل پور کے جو وکیل ہوتے تھے اور امیر جماعت تھے انہوں نے تحقیق کر کے ثابت کیا ہے کہ زبانیں ایک ہی مادّے سے نکلی ہیں جو عربی مادّہ ہے اور یہ بات بھی حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی دلیل ہے کیونکہ آپ نے الہامی طور پر خدا سے خبر پا کر کتاب لکھی جس کا نام ہے "منن الرّحمن" ہے۔ اس میں آپ نے بارہ اصول بیان کئے۔ فرمایا کہ ان بارہ اصولوں میں سے کسی نہ کسی اصول کے تابع ہر زبان کو عربی میں Trace کر سکتے ہیں۔ تو جہاں تک مجھے یاد ہے شیخ صاحب نے پچاس زبانوں کو عربی سے نکلا ہونا ثابت کیا ہے۔ زبان میں تنوع بھی ہے، الگ الگ بھی ہیں، اور ایک بھی ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی شان ہے۔ وحدت بھی ہے اور تنوع بھی۔ خدا ایک بھی ہے مگر بندے الگ الگ بھی دکھائی دیتے ہیں اور سب کی بنیادی روح ایک ہی ہوتی ہے۔

☆......☆......☆

سوال: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امّی حضرت مریم کن کی بیٹی تھیں؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: بحث طلب معاملہ ہے کہ باپ کا نام عمران تھا کہ نہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ عمران پرانے زمانے میں تھے ان کی نسل میں سے حضرت مریم پیدا ہوئی تھیں۔ آل عمران کہلاتی ہیں۔ لیکن حضرت مریم کی جو ماں تھیں اصل تو وہاں سے بات شروع ہوتی ہے۔ باپ کی بحث نہیں ہے۔

ماں کی کیا خوبی تھی جو اتنی عظیم بیٹی پیدا ہوئی۔ پتہ ہے تمہیں؟ ماں نے کہا تھا کہ اے خدا جو میرے پیٹ میں ہے میں تیرے لئے وقف کرتی ہوں اور پیٹ میں حضرت مریم تھیں۔ وہ سمجھی تھیں کہ بیٹا ہو گا۔ بیٹے کی بجائے بیٹی پیدا ہوئی مگر بیٹی ایسی تھی جس کے بطن سے پھر عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ یہ لمبا مسئلہ ہے مگر فی الحال اتنا کافی ہے۔

☆......☆......☆

سوال: حضور میری امّی اور ابو اکثر کہتے ہیں کہ کارٹون نہ دیکھو۔ حضور! کیا آپ بچپن میں کارٹون دیکھتے تھے؟

جواب: میں ابھی بھی دیکھ لیتا ہوں۔ کارٹون

نان ——— نان ——— نان

ہمارے آٹومیٹک پلانٹ پر حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق اعلیٰ اور معیاری نان تیار کئے جاتے ہیں اور پلاسٹک کی فلم میں seal کئے جاتے ہیں۔ شادی بیاہ اور فیملی پیک پر خاص رعایت۔

برطانیہ اور یورپ میں ڈسٹری بیوٹرز کی ضرورت ہے۔ فری نمونہ کے لئے رابطہ کریں

Shalimar Foods

Tel: 01420 488866 Fax: 01420 474999

تو ایک خیال بیان کرنے کے لئے بچوں کی دلچسپی پیدا کرنے کے لئے اچھی چیز ہے بہ نسبت اس کے کہ کوئی گندی فلمیں دیکھے۔ ہمارے جو بچے کارٹون دیکھتے ہیں تو میں بھی ساتھ بیٹھ جاتا ہوں اور اکثر کارٹون مزاحیہ ہوتے ہیں ، ان میں کوئی گند نہیں ہوتا۔ لیکن بیچ میں جو اشتہار آجاتے ہیں نا اس وقت منہ دوسری طرف پھیر لیا کرو۔ سمجھے ہو! اچھے اچھے کارٹون ہوتے ہیں تو ایک دم بیچ میں ناچ گانا یہ وہ سب شروع ہو جاتا ہے۔ تو اس وقت میں تو کبھی آنکھیں بند کر لیتا ہوں، کبھی دوسری بات کی طرف توجہ کر لی۔ جب پھر اصل کارٹون شروع ہو جائے تو میں پھر دیکھ لیتا ہوں۔ اس میں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ کارٹون دیکھنے میں کوئی گناہ نہیں ہے مگر صرف یہ ہے کہ بعض لوگ وقت بہت ضائع کرتے ہیں ۔ بعض بچوں کو کارٹون دیکھنے کا جنون ہوتا ہے۔ شاید (تمہارے) ابا امی تمہیں اسی لئے منع کرتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے بچے سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کیا تمہیں کارٹون دیکھنے کا جنون ہوتا ہے کہ ہر وقت جوش رہے کہ کارٹون ہی دیکھے جاؤں، پڑھائی نہ کروں۔ زیادہ کارٹون دیکھتے ہو؟۔

بچے نے عرض کیا: زیادہ نہیں، تھوڑے سے۔ حضور نے فرمایا پھر ابا، امی کو سمجھاؤ کہ آپ بھی تھوڑے تھوڑے دیکھ لیا کریں ۔ خشکی زیادہ اچھی نہیں ہوتی۔

☆......☆......☆

سوال: حضور میرا سوال ہے کہ اہرام مصر کی ایک مخصوص شکل کیوں ہے۔ اس میں دفن شدہ فرعون کے ساتھ ان کی ساری چیزیں کیوں رکھی جاتی تھیں؟

جواب :حضور ایدہ اللہ نے جواباً فرمایا : اہرام مصر کی شکل اس لئے ہے کہ اس شکل کی چیز جس کے چاروں طرف Triangle ہو اس شکل کے ساتھ بہت حکمتیں وابستہ ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس کے اندر چیز گلتی سڑتی نہیں اور خراب نہیں ہوتی۔ تو ایک تو یہ حکمت ہو سکتی ہے۔ دوسرے اہرام مصر آخر پر سورج کی طرف پوائنٹ کرتے تھے۔ اس میں کئی راز تھے جو اب ہمیں سمجھ نہیں آ سکتے۔ وہ حیرت انگیز راز ہیں۔ مثلاً اہرام مصر کے جو پتھر ہیں وہ شمالاً جنوباً Exactly face کرتے ہیں۔ اتنے بھاری پتھر کس طرح انہوں نے رکھے اور Exact نارتھ اور ساؤتھ کی طرف کیسے بنائے اور چڑھائے اتنے اونچے زمین سے اور پتھر کے ایک کنارے کا دوسرے کنارے سے ایک انچ کے سولہویں حصے کا بھی فرق نہیں پڑتا۔ تقریباً ایک جیسا ہے۔ یہ دنیا کی تعجب انگیز چیزوں میں سے ، سب سے تعجب انگیز باتوں میں سے ایک اہرام مصر ہے ۔ اس سے پہلے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی خداتعالیٰ کی طرف سے اشارے ہونگے۔ کیونکہ ایسی تہذیبوں میں بھی اہرام مصر جیسے اہرام پائے گئے ہیں جن کا مصر کے ساتھ کوئی بھی تعلق نہیں تھا، کوئی واسطہ نہیں تھا۔

ساؤتھ امریکہ میں ایک قوم ہے جس نے اہرام بنائے اور بالکل اہرام مصر جیسے ،ایک ذرہ بھی فرق نہیں۔ تو اہرام مصر ایک مسٹری (Mystry) ہے۔ اس مسٹری پہ میں بھی تجربے کرتا رہا ہوں۔ مگر سمجھ کچھ نہیں آئی کہ کیا مسٹری ہے ۔ لوگوں کا خیال یہی تھا کہ اس شکل کے اندر چیزیں گلتی سڑتی نہیں ہیں۔ اور اس وجہ سے بیچ میں وہ ممی (Mumy) رکھتے تھے ۔ بادشاہوں کو اپنی طرف سے ہمیشہ کی زندگی دینا چاہتے تھے نا۔ اس کی بجائے وہ ممی بناتے تھے ۔ گلتی سڑتی وہ اہرام کی وجہ سے نہیں تھی ۔ اہرام کا اثر نہیں تھا بلکہ وہ جو دوائیاں استعمال کرتے تھے نا اس کی وجہ سے وہ ممی جو تھی ہمیشہ کے لئے فکس (Fix) ہو جایا کرتی تھی۔ بہت سی باتیں کہہ سکتا ہوں لیکن اب وقت دیکھ رہا ہوں فی الحال یہی سہی۔

☆......☆......☆

سوال: کسی حدیث کے بارہ میں کیسے پتہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ واقعی رسول پاک ﷺ کی ارشاد فرمودہ ہے۔

جواب: حضور نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے منہ کی باتیں تو صاف پہچانی جاتی ہیں۔ ان کی خوشبو، ان کا رنگ، ان کی روحانیت، ان کا گہرا فلسفہ یہ تو ایک سیکنڈ کے لئے بھی انسان Miss نہیں کر سکتا۔ میں نے اپنے خطبات میں کئی دفعہ یہ باتیں بیان کی ہیں کہ حدیث کی خوشبو ہی الگ ہے۔ وہ اپنی خوشبو سے پہچانی جاتی ہے ۔ جس طرح گلاب اپنی خوشبو سے پہچانا جاتا ہے اس طرح رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں بھی اپنی خوشبو سے پہچانی جاتی ہیں۔

دوسری بات یہ ہے یعنی ظاہر علامت کہ قرآن کریم میں ان کی بنیاد ہوتی ہے اس لئے قرآن کریم کی کسی آیت سے وہ ٹکراتی نہیں ہے۔ جو حدیث قرآنی مضمون کے مطابق ہو وہ ضرور سچی ہے۔

☆......☆......☆

سوال : کیا وقف نو بچے پڑھائی میں اپنی پسند کی لائن اختیار کر سکتے ہیں ؟

جواب : فرمایا ہاں ضرور کر سکتے ہیں۔ ابھی پہلے بھی تو میں اس سوال کا جواب دے چکا ہوں۔ کسی نے کہا تھا کہ مجھے Mathe-matics پسند ہے تو میں نے کہا تھا کہ Mathematics کرو۔ آپ بھی جس علم کا آپ کو شوق ہے اس کو قائم رکھیں۔ پھر علم کو دین کی خدمت میں لگایا جا سکتا ہے۔ علم تو ایک ذریعہ ہے اگر دین کی خدمت میں لگاؤ تو دین کے نوکر بن جاؤ گے ۔ اگر دنیا کی خدمت میں لگاؤ گے تو دنیا کے نوکر بن جاؤ گے۔

☆......☆......☆

سوال :جب مسلمانوں کا اللہ اور رسول ایک ہے تو پھر اتنے فرق کیوں ہیں؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: اس لئے کہ اللہ اور رسول کو سمجھنے میں فرق ہے ۔ ہر ایک نے اپنی سمجھ کے مطابق خدا کو کچھ سمجھا ہے اور رسول کو کچھ سمجھا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کوئی فرق نہیں ہوتا تھا۔ اگر فرق ہوتا تھا تو رسول اللہ ﷺ سے لوگ پوچھ لیا کرتے تھے ، پھر ایک ہو جاتے تھے۔ خلفاء کے زمانہ میں بھی کوئی فرق نہیں تھا۔ آہستہ آہستہ فرق پڑے ہیں زاویہ بدلنے کی وجہ سے۔ تم ایک چیز کو ایک زاویے سے دیکھتے ہو ایک اور آدمی اور زاویے سے دیکھ رہا ہے۔ ان کو الگ الگ چیزیں دکھائی دیتی ہیں۔ اسی قسم کا ایک قصہ سپینش زبان کا مشہور ہے۔ Don Quixote کا۔ ہم اس کو پڑھتے ہیں ڈان کوئیگ زوٹ۔ یہ بڑی مزے دار کہانی ہے۔ Don Quixote (ڈان کیخوتے) یہ اس کا تلفظ ہے۔ اس کی مثال میں دیتا ہوں۔ Donquixote اپنے آپ کو بہت بڑا پہلوان اور نیزہ باز سمجھتا تھا۔ وہ ایک دفعہ جا رہا تھا تو وہاں ایک شیلڈ لگی ہوئی تھی ۔ ایک طرف سے سرخ تھی اور دوسری طرف سے سبز تھی ۔ ادھر سے بھی ایک Knight آرہا تھا۔ اس نے کہا بہت خوبصورت شیلڈ ہے ۔ ڈان نے بھی کہا، اس نے بھی کہا ہاں خوبصورت ہے ۔ اس نے کہا دیکھو اس کا کتنا خوبصورت سرخ رنگ ہے ۔ دوسرے نے کہا خوبصورت تو ہے لیکن سبز رنگ ہے۔ اب یہ نہیں کہ ادھر جا کر دیکھ لیں دونوں کو سمجھ آجاتی کہ ایک طرف سے سرخ ہے اور دوسری طرف سے سبز مگر آپس میں پھر نیزہ بازی شروع ہو گئی۔ لڑے بھڑے اور بیچارہ Don Quixote مارا گیا ۔ مارا گیا کا مطلب ہے زخمی ہو کے بیچارہ گر گیا۔ تو یہ پاگلوں والی لڑائی کو ڈان سے مثال دیتے ہیں۔

جن لوگوں نے اسلام کے متعلق اختلاف کیا ہے ان کا بھی یہی حال رہا ہے ۔ ایک نے اسلام کو ایک طرف سے دیکھا، دوسرے نے دوسری طرف سے دیکھا۔ زاویے بدلتے گئے ۔ یہاں تک کہ پھر اور بڑے ہو گئے اور بڑے ہو گئے ۔ یہاں تک کہ بہتر (۷۲) فرقوں میں تبدیل ہو گئے ۔ تو یہ زاویہ نظر بدلنے سے بظاہر دین بدلتا نظر آتا ہے مگر ایک ہی ہے۔ ایک بہت اچھا شعر ہے اسی مضمون کا۔

لو شمع حقیقت کی اپنی ہی جگہ پر ہے
فانوس کی گردش سے کیا کیا نظر آتا ہے

جب فانوس گھومتا ہے تو اس میں مختلف قسم کے جس طرح ہیرے جواہرات چمکتے ہیں اس طرح وہ الگ الگ چیزیں نظر آتی ہیں ۔ اندر شمع ایک ہی ہوتی ہے۔

اسلام کا نور بھی ایک ہی ہے لیکن چونکہ لوگوں نے مختلف زاویوں سے دیکھا ہے اس لئے الگ الگ دکھائی دے رہا ہوتا ہے۔

☆......☆......☆

سوال: حضور میرا سوال یہ ہے کہ آپ کے ذہن میں اپنے والد صاحب کی پسندیدہ بات کیا ہے؟

حضور نے فرمایا: میں کئی دفعہ پہلے جواب دے چکا ہوں۔ انہوں نے بچوں کو نماز کی بہت اہمیت سکھائی۔ نماز کے معاملے میں چھوٹے بچوں کو وہ مارا بھی کرتے تھے۔ تاکہ یاد رہے ۔ نماز کی اہمیت ہی نہیں سکھائی نماز باجماعت کی اہمیت سکھائی۔ جو باجماعت نماز نہ پڑھے اور پکڑا جائے تو آپ اس کو سزا دیا کرتے تھے۔ سب سے زیادہ جو انہوں نے اپنے بچوں پر احسان کیا ہے وہ نماز کی اہمیت ہے۔

☆......☆......☆

سوال: احادیث کو اکٹھا کرنے کا کام آنحضور ﷺ کی زندگی میں ہی شروع ہو گیا تھا یا آپؐ کی وفات کے بعد یہ کام ہوا تھا؟

جواب: حضور نے فرمایا زندگی میں ہی شروع ہو گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جو بھی قرآن کریم نازل ہوا کرتا تھا اس کو بھی لکھوایا جاتا تھا اور جو تشریح رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے وہ تشریح صحابہ زبانی یاد کیا کرتے تھے۔ احادیث کو اس وقت اس لئے نہیں لکھتے تھے کہ ان کو یہ خیال تھا کہ پھر قرآن کریم اور احادیث میں فرق نہیں رہے گا۔ ورنہ احادیث کو زبانی یاد کرنے کا شوق بہت زیادہ تھا اور اس زمانے میں عربوں کو یادداشت کے ذریعہ چیزیں محفوظ کرنے کا اتنا ملکہ تھا کہ بعض عرب ایک ایک لاکھ شعر زبانی جانتے تھے ۔ سوچو تو ذرا تمہیں شاید تو بیس شعر بھی نہ یاد ہوں۔

بچے سے حضور انور نے دریافت فرمایا ، یاد ہیں!؟ بچے نے عرض کیا نہیں۔ تو فرمایا کہ عربوں میں یہ رواج تھا کہ ایک لاکھ شعر تک زبانی یاد کر لیتے ہیں اور سنانا شروع کر دیتے تھے ۔ شروع سے آخر تک ۔ بعض عربوں کی یادداشت بہت تھی۔ اور رسول کریم ﷺ نے جو کچھ فرمایا اس کو ذہنی طور پر محفوظ کر لیا۔ لیکن لکھنے والی بات ٹھیک ہے۔ یہ رسول کریم ﷺ کے زمانے میں نہیں کرتے تھے۔ اس لئے کہ قرآن کریم سے فرق ظاہر ہو جائے کہ کہیں لوگ قرآن کریم اور حدیث کو ایک چیز نہ سمجھ لیں۔

مضمون کے لحاظ سے تو ایک ہی ہیں مگر لفظاً فرق ہے۔

(بشکریہ : روزنامہ الفضل ربوہ۔

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

Why Tel Da Fax
➢ Sekundengenaue Abrechnung
➢ Festnetz Ab 0,04 DM Pro Minute
➢ Mobilfunk 0,48 DM Pro Minute
Super Angebot
گھر بیٹھے کنکشن حاصل کریں
KEINE VERTRAGSLAUFZEIT
LOOP 285,-DM 50,-DM GUTHABEN SIEMENS C25
E PLUS 199,-DM 25,-DM GUTHABEN & HANDY
D1, D2, E PLUS & VIAG INTERKOM
M.O.B. AIR TRAVEL & M.O.B. Telekommunikation
Ben Gurion Ring 64, 60437 FF/M Tel./Fax:069-5072603,99993253
Www.mob-air.de e.mail: m.o.b.air@01019freenet.de

یاد رفتگان

مکرم مرزا محمد اکرم صاحب (مرحوم) آف لیسٹر

(عبدالباسط شاھد)

خداتعالیٰ کے فضل سے گزرے ہوئے سال رمضان کا مہینہ لیسٹر (Liecester) کی جماعت میں بطور واقف عارضی گزارنے کا موقع ملا اور اس طرح پانچ نمازوں، نماز تراویح کے علاوہ صبح و شام درس کے طور پر مختلف عناوین پر بیان کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوتی رہی۔ خاکسار کی اہلیہ بھی ساتھ تھیں اور وہ بھی اس فرصت سے خوب استفادہ کرنے کی کوشش کرتی رہیں۔ افراد جماعت رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھانے اور ایک اجنبی نووارد کے ساتھ تعاون اور عزت واحترام کا سلوک کرنے میں ایک دوسرے سے مسابقت لے جانے کی کوشش کرتے رہے۔ رمضان میں بالعموم موسم کافی سخت تھا۔ بارش، سردی، تیز ہواؤں کے علاوہ بعض اوقات برفباری بھی ہوتی رہی۔ مگر جماعت کے افراد محاورۃً نہیں واقعی برفباری کے دوران بھی نماز باجماعت میں شمولیت کی سعادت حاصل کرتے رہے۔ ہم احباب جماعت کے خلوص و پیار سے بہت متاثر ہوئے مگر عجیب بات ہے کہ وہ شخص جس سے ہم سب سے زیادہ متاثر ہوئے وہ اب خدا کو پیارا ہو چکا ہے۔ مگر اس کی بہت پیاری یادیں ہر طرف بکھری ہوئی تھیں اور یوں لگتا تھا کہ اس ماحول میں ابھی بھی اس کی خوشبو باقی ہے۔ مرزا محمد اکرم صاحب مرحوم کی وفات کو چار سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے مگر احباب جماعت جس پیار و محبت سے ان کو یاد کرتے ہیں اور ان کی قربانیوں اور جماعتی ترقی کے لئے کوششوں کا ذکر کرتے ہیں وہ قابل رشک ہے۔ مرحوم کی غیر معمولی جدوجہد سے وہاں ایک بہت عمدہ مشن ہاؤس موجود ہے جو مسجد اور جماعتی دفاتر وغیرہ کی تمام ضروریات بخوبی پورا کر رہا ہے اور مرحوم کی زندہ یادگار ہے۔ ہمارے امام ایدہ اللہ نے اس مشن ہاؤس کا نام "بیت الاکرام" تجویز فرمایا ہے۔

مرزا محمد اکرم صاحب جہلم کے رہنے والے تھے۔ آپ کی پیدائش ۱۹۴۳ء میں ہوئی۔ آپ کو کچھ عرصہ ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے کا موقع بھی ملا۔ اسی وجہ سے دینی معلومات اچھی تھیں۔ جماعت کی اصلاح و تربیت اور دعوت الی اللہ میں ان کی یہ معلومات بہت مفید رہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت بڑی خوش الحانی سے کرتے اور بڑے مؤثر رنگ میں وعظ و نصیحت کرتے۔ لیسٹر میں جماعت کا قیام عمل میں آیا تو مکرم کھوکھر صاحب جماعت کے صدر اور مرزا صاحب مرحوم سیکرٹری جنرل منتخب ہوئے اور اپنی وفات (نومبر ۱۹۹۶ء) تک اس عہدہ پر بڑے خلوص، جرأت، استقلال اور وقار و متانت سے کام کیا۔

لیسٹر جماعت کی ترقی دیکھتے ہوئے اس جگہ مخالفت کا ایک طوفان امڈ آیا۔ تمام مکاتب خیال کے لوگوں کو صداقت و سچائی کی مخالفت پر آمادہ کیا گیا اور وہ لوگ جو اپنے آپ کو خدائی فوجدار سمجھتے ہیں جماعت کے اس مرکز پر حملہ آور ہوئے جو جماعت نے جمعہ کے لئے کرایہ پر حاصل کیا ہوا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اس امر کی رپورٹ پہنچی کہ مخالفین نے اعلان کیا ہے کہ اگر احمدی اس جگہ پھر نماز پڑھنے کے لئے جمع ہوئے تو ان میں سے کوئی بھی زندہ بچ کر نہیں جائے گا اور ہم سر پر کفن باندھ کر آئیں گے وغیرہ۔ تو حضور نے ہدایت فرمائی کہ آئندہ جمعہ بہر حال اسی جگہ ادا کیا جائے۔

حضور انور کے اس ارشاد پر احباب جماعت بڑے جذبہ اور لگن کے ساتھ پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں شامل ہوئے بلکہ وہ احمدی بھی جو عام طور پر اپنی ملازمت کی مجبوریوں کی وجہ سے جمعہ میں شامل نہیں ہو سکتے تھے وہ بھی رخصت حاصل کر کے اس روز وہاں پہنچ گئے۔

حضور ایدہ اللہ نے یہ ہدایت دینے کے ساتھ ساتھ جماعت کے لئے بڑی توجہ اور درد سے دعا شروع کر دی۔ حضور کو یہ نظارہ دکھایا گیا کہ جماعت لیسٹر کی امداد کے لئے آسمان سے فرشتے نازل ہو رہے ہیں۔ اور یہ بھی کہ جو نظارہ دیکھا ہے اس میں مجھے برستی ہوئی بارش بھی نظر آئی۔

احباب جماعت دعائیں کرتے ہوئے جمعہ کی ادائیگی کے لئے مقررہ جگہ پر پہنچ گئے۔ مخالفین بھی اپنے مخالفانہ ارادوں کے ساتھ بہت بڑی تعداد میں حملہ آور ہوئے مگر خداتعالیٰ کے فضل سے اس وقت تیز بارش شروع ہو گئی اور مخالفین کی اکثریت بارش کی وجہ سے ادھر ادھر بھاگ جانے پر مجبور ہو گئی۔ بعض لوگ جو تیز بارش اور اکثر لوگوں کے بھاگ جانے کے باوجود وہاں شرارت کرنے کے لئے جمع رہے انہیں نظم و نسق اور امن وامان کے ذمہ داروں نے کنٹرول کیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخالف اپنی کثرت و طاقت کے باوجود اپنے بد ارادوں میں ناکام رہے اور احمدی اپنے امام کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے اور خدا کے فضلوں کا نظارہ کرتے ہوئے وہاں پر جمعہ کی ادائیگی کرنے میں کامیاب رہے۔ یاد رہے کہ جماعت کے موجودہ مشن ہاؤس سے پہلے ایک لمبا عرصہ نمازیں اور جمعہ کی ادائیگی مکرم مرزا صاحب مرحوم کے گھر پر ہوتی رہیں اور نہ صرف یہ کہ ہر جمعہ کی نماز کی جگہ کے لئے تیاری بلکہ جمعہ کے بعد سب نمازیوں کو موسم کے مطابق مشروبات وغیرہ پیش کرنے کی سعادت بھی آپ اور آپ کے اہل خانہ کو حاصل ہوتی رہی۔

خدائی تائید و نصرت کے جس واقعہ کا اس جگہ ذکر کیا گیا ہے اس کے بعد مکرم مرزا صاحب مرحوم حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور بہت ہی محبت اور پیار سے پیش آئے اور دیر تک آپ کا ہاتھ تھامے ہوئے لیسٹر کی جماعت کے متعلق دعا کرنے اور فرشتوں کے نزول کا نظارہ دیکھنے کا واقعہ بیان فرماتے رہے۔ اس کے بعد بھی مرحوم پر آقا کی نظر شفقت رہی اور حضور کی دعاؤں اور توجہ کی برکت سے جماعت کو بہت موزوں جگہ پر ایک ایسی عمارت خریدنے کی توفیق ملی جو نمازوں کی ادائیگی اور جماعتی دفاتر وغیرہ کے لئے بہت کافی ہے۔

حضور ایدہ اللہ ازراہ شفقت اس کے افتتاح کے لئے لیسٹر تشریف لے گئے اور اس طرح معززین شہر تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کی ایک بہت اچھی تقریب میسر آ گئی۔ مرزا محمد اکرم صاحب مرحوم کو اس موقعہ پر یہ شرف بھی حاصل ہوا کہ حضور ایدہ اللہ اپنے قافلہ کے ہمراہ ان کے ہاں تشریف لے گئے اور وہاں کھانا تناول فرمایا۔

محترم مرزا صاحب مرحوم کی بیماری کے دوران بھی حضور کے تلطف و توجہ کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ حضور نے نہ صرف یہ کہ ان کا علاج تجویز فرمایا بلکہ متعدد مرتبہ فون پر تیمارداری فرماتے رہے۔ مگر خدائی تقدیر کے مطابق اس مخلص خادم سلسلہ کی زندگی کے دن پورے ہو چکے تھے۔ حضور نے نماز جنازہ پڑھائی۔ پسماندگان سے کمال توجہ اور پیار سے تعزیت فرمائی۔ مرحوم کے ماتھے پر بوسہ دیا اور ماتھے پر اپنا دست مبارک رکھ کر دیر تک زیر لب دعائیں کرتے رہے۔

خاکسار نے اپنے وہاں قیام کے دوران ہر شخص کو ہی ان کا ذکر خیر کرتے ہوئے سنا۔ ایک نوجوان بتا رہے تھے کہ میں ربوہ سے نیا نیا آیا تھا۔ غریب الوطنی کی مشکلات سامنے تھیں۔ مرزا صاحب مرحوم کو فون کیا تو انہوں نے بڑی ہمت بندھائی، حوصلہ دیا اور تھوڑی دیر کے بعد خود آکر اپنے ہاں لے گئے اور جب تک میں نے گاڑی نہ خرید لی ہر تقریب کے لئے مجھے خود آکر ساتھ لے جاتے رہے۔ ایک دوسرے دوست بتانے لگے کہ مجھے مکان کی کچھ پریشانی پیش آئی۔ مرحوم کو کسی طرح اس امر کا پتہ چل گیا اور انہوں نے میری کسی درخواست کے بغیر از خود میرے لئے مکان کا انتظام کر دیا اور اس طرح میری مشکل آسان کر کے میری پریشانی دور کر دی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے تین بیٹے ہیں جو اپنے باپ کی اچھی تربیت کا عمدہ نمونہ ہیں۔ اپنی والدہ محترمہ کی خدمت میں کوئی کوتاہی نہیں کرتے۔ بڑا بیٹا ڈینٹسٹ ہے اور اپنی کامیاب پریکٹس کے ساتھ ساتھ جماعت کی خدمت میں بھی پیش پیش ہے۔ دوسرا بیٹا بطور وکیل اچھی جگہ پر کام کر رہا ہے۔ تیسرا بیٹا ابھی زیر تعلیم ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی خوبیوں کو ان کی اولاد اور جماعت میں ہمیشہ قائم رکھے اور انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام سے نوازے۔ آمین

بقیہ: کینیا (مشرقی افریقہ) میں نئی مساجد کی تعمیر، خدمت خلق اور تربیتی کلاسز کے پروگرام از صفحہ ۱۳

خدمت خلق

تعمیر مساجد کے علاوہ خدمت خلق کے کام بھی بھرپور طریق پر جاری ہیں۔ چنانچہ ماہ دسمبر میں موالہ کے علاقہ میں زیر نگرانی محترم ڈاکٹر اقبال حسین صاحب، ایک فری میڈیکل کیمپ کا انتظام کیا گیا۔ یہ علاقہ نہایت غریب افراد پر مشتمل ہے۔ اس علاقہ میں ہمارے مرکزی مبلغ مقصود احمد صاحب خدمت بجالا رہے ہیں۔ اس کیمپ میں ۸۵، افراد کو مفت ادویات فراہم کی گئیں۔ بعض مریضوں کا یہ حال تھا کہ عرصہ سے بیماریوں میں مبتلا گھروں میں پڑے تھے مگر اتنی ہمت نہ تھی کہ ہسپتال تک پہنچنے کے اخراجات برداشت کر سکیں۔ چنانچہ خدا نے ہمیں یہ توفیق عطا فرمائی کہ ان تک پہنچ سکیں اور ان کی خدمت کر سکیں۔

تربیتی کلاسز

ماہ دسمبر میں خداتعالیٰ کے فضل سے مچاکوز کے علاقہ میں چار سنٹرز (کیکومبا، گولینی، قادیانی اور موالا) میں تربیتی کلاسز کے انعقاد کی توفیق عطا ہوئی۔ ان تربیتی کلاسز میں ۶۸، افراد نے شمولیت کی۔ اکثریت نومبایعین کی تھی۔ ان کلاسز میں رمضان کی اہمیت، نظام جماعت، نظام چندہ اور نماز باجماعت کی اہمیت بتائی گئی۔ یہ کلاسز دس یوم کے لئے منعقد کی گئیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کی مساعی میں بہت برکت دے اور ان کے شیریں ثمرات عطا فرمائے۔

(رپورٹ: خواجہ مظفر احمد۔
نمائندہ الفضل انٹرنیشنل کینیا)

آپ کے ملک میں ایسے ہونہار احمدی طلباء و طالبات یا ایسے احمدی مرد و خواتین جو علم کے میدان میں، کھیل کے میدان میں یا خدمت انسانیت کے مختلف میدانوں میں ملکی یا بین الاقوامی سطح پر نمایاں کامیابی حاصل کر کے شہرت پا چکے ہیں ان کے تعارف اور انٹرویوز پر مشتمل مضامین ہمیں بھجوائیں۔ (ادارہ)

TOWNHEAD PHARMACY
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICAL NEEDS
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

مجلس خدام الاحمدیہ بلجیم کی

آٹھویں سالانہ تعلیمی و تربیتی کلاس کا انعقاد

یہ بلجیم کو ۲۸ر تا ۳۰ر جنوری ۲۰۰۰ء کو اپنی آٹھویں سالانہ تعلیمی و تربیتی کلاس منعقد کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اگرچہ یہ کلاس اپنی ابتداء سے دسمبر کے ماہ میں منعقد ہوتی رہی ہے تاہم پچھلے دو سال سے دسمبر میں رمضان کا بابرکت مہینہ ہونے کی وجہ سے یہ کلاس جنوری میں منعقد ہو رہی ہے۔ چنانچہ اس کلاس کی تیاری ماہ رمضان کے بابرکت مہینہ میں شروع کر دی گئی۔ مختلف مجالس کو کلاس کے دوران مختلف فرائض سونپے گئے جن میں ضیافت، وقار عمل، رجسٹریشن، رہائش وغیرہ شامل تھے۔ پروگرام کے مطابق یہ کلاس مورخہ ۲۸ر جنوری ۲۰۰۰ء کو جمعۃ المبارک کے روز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کے بعد شروع ہوئی۔ پہلے دن خدام کی حاضری ۶۰ رہی جبکہ اطفال کی حاضری ۱۵ رہی۔ افتتاحی اجلاس ساڑھے تین بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ صدارت بلجیم میں متعین مربی سلسلہ مکرم نصیر احمد شاہد صاحب نے کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد عہد دہرایا گیا جس کے بعد نظم سنائی گئی۔ صدر خدام الاحمدیہ بلجیم مکرم و محترم ڈاکٹر ادریس صاحب نے اپنے خطاب میں اس تعلیمی و تربیتی کلاس کی اہمیت کو واضح کیا اور امید ظاہر کی کہ یہ کلاس ہمیشہ کی طرح خدام کی دینی و علمی ترقی میں معاون ثابت ہوگی۔ آخر میں مکرم و محترم نصیر احمد شاہد مربی سلسلہ نے افتتاحی دعا کروائی جس کے ساتھ ہی کلاس کا باضابطہ آغاز ہو گیا۔ اس کلاس میں خاص طور پر اس بات کو ٹارگٹ بنایا گیا تھا کہ نماز سادہ و باترجمہ، قرآن پاک ناظرہ و باترجمہ اور حفظ قرآن پر خاص توجہ دی جائے اور سب سے زیادہ وقت بھی انہی امور کے لئے مختص کیا گیا تھا۔ چنانچہ تعلیمی و تربیتی کلاس کے تینوں دن نماز اور قرآن کلاس باقاعدگی سے منعقد ہوتی رہیں جن میں مکرم و محترم مربی صاحب نے خدام کو قرآن پاک باترجمہ، قرآن پاک صحیح تلفظ کے ساتھ بڑی محنت سے سکھائے۔ اس کے علاوہ ہر صبح کو تہجد اور نماز فجر کے بعد حفظ قرآن کلاس میں خدام کو قرآن پاک زبانی حفظ کروایا گیا۔ مجلس کی سطح پر مسلسل کوششوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بلجیم کے خدام کی اکثریت نماز باترجمہ جانتی ہے۔ تبلیغ کی طرف متوجہ کرانے کے لئے اس موضوع پر حضور اقدس کا خطبہ جمعہ دکھایا گیا۔

ان کلاسوں کے علاوہ ہر روز مختلف موضوعات پر مختلف لیکچرز بھی رکھے گئے تھے جن سے خدام نے بہت استفادہ کیا اور علم حاصل کیا۔ ان لیکچرز میں سیرۃ النبیؐ، واقعہ صلیب اور جماعت احمدیہ کا موقف، یورپ کی تاریخ، نماز کی اہمیت اور برکات، اور ذکر حبیب جیسے اہم موضوعات شامل تھے۔ مقررین نے ان لیکچرز کے لئے خوب تیاری کی تھی اور بہت سادہ اور دلچسپ انداز میں ان لیکچرز کو پیش کیا۔ ہر لیکچر کے بعد خدام کو یہ موقع دیا جاتا تھا کہ اس لیکچر کے متعلق اگر ان کے ذہن میں کوئی سوال ہو تو اس کا جواب موقع پر ہی دیا جاتا تھا۔ لیکچرز دینے والے احباب کے نام بالترتیب درج ذیل ہیں:

مکرم احمدی شمیم صاحب، مکرم مبشر احمد ہاشمی صاحب، مکرم مبشر احمد قریشی صاحب، مکرم عطاء ربی صاحب، مکرم رانا سہیل احمد صاحب۔

مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب نے "مسیح اور مہدی آنحضرتؐ کی نظر میں" کے موضوع پر لیکچر دیا۔

لیکچرز کے علاوہ کلاس کے پہلے اور تیسرے دن محفل سوال و جواب کا بھی انعقاد کیا گیا جس میں خدام نے مختلف سوالات پوچھے اور مربیؔ صاحب اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے ان کے تسلی بخش جواب دیئے۔ جوں جوں کلاس آگے بڑھتی گئی خدام کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا رہا۔ اور وہ خدام جو کام یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے پہلے دن کلاس میں شامل نہ ہو سکے تھے وہ دوسرے یا تیسرے دن شامل ہوئے اور آخر میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خدام کی تعداد ۱۲۳، اور اطفال کی تعداد ۲۳ ہو گئی۔

کلاس کے دوسرے دن کے آخری سیشن میں ایک محفل مشاعرہ کا بھی انتظام کیا گیا جس میں بلجیم کے مقامی شعراء نے اپنے خوبصورت اشعار سے حاضرین کو خوب محظوظ کیا اور ان سے بھرپور داد حاصل کی۔

اس کے علاوہ آخری دن کے آخری سیشن میں ایک "قائدین سیمینار" بھی ہوا جس میں بلجیم بھر کی مجالس کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا اور کارکردگی مزید بہتر بنانے کے لئے مختلف فیصلے کئے گئے۔ علاوہ ازیں خدام کی علمی استعداد کو جانچنے کے لئے کتاب "مسیح اور مہدی آنحضرتؐ کی نظر میں" سے ایک امتحانی پرچہ بھی لیا گیا اور اول دوم اور سوئم آنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

مجلس اطفال الاحمدیہ کی کلاس بھی ساتھ ساتھ جاری رہی جس میں نماز سادہ و باترجمہ، قرآن پاک سادہ، حفظ قرآن اور احادیث نبوی کے حفظ کی کلاسیں ہوئیں۔ اس کے علاوہ اطفال کو نماز کی اہمیت، سیرۃ النبی اور دوسرے موضوعات پر بھی لیکچرز دیئے گئے۔ اس سلسلے میں مہتمم اطفال فرحان معین صاحب اور منیر احمد صاحب نے بہت محنت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

۳۰ر جنوری شام ساڑھے چار بجے اس تعلیمی و تربیتی کلاس کا اختتامی اجلاس ہوا جس کی صدارت امیر صاحب بلجیم مکرم و محترم حامد محمود شاہ صاحب نے کی۔ مہتمم تعلیم و تربیت صاحب بلجیم نے کلاس کی مکمل رپورٹ پیش کی جس کے بعد صدر خدام الاحمدیہ بلجیم نے اپنے مختصر خطاب میں تمام خدام کا شکریہ ادا کیا۔

آخر میں امیر صاحب بلجیم نے اپنے اختتامی خطاب میں مجلس خدام الاحمدیہ بلجیم کو اتنی کامیاب کلاس منعقد کرنے پر مبارک باد پیش کی اور امید ظاہر کی کہ جو کچھ خدام نے دوران کلاس حاصل کیا واپس جا کر بھی اس تسلسل کو برقرار رکھیں گے اور آئندہ بھی ایسی اہم کلاسوں میں شرکت کرتے رہیں گے تاکہ علمی قابلیت مزید بڑھے۔

آخر میں اختتامی دعا ہوئی اور یوں یہ بابرکت کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔

اس تمام کلاس کی دوران ڈسپلن مثالی رہا اور مختلف مجالس کے ذمہ جو بھی فرائض سونپے گئے تھے انہوں نے بطریق احسن ان فرائض کو ادا کیا۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجلس خدام الاحمدیہ کی اس حقیر سی کاوش کو قبول فرمائے اور ایسی بابرکت کلاسیں باقاعدگی سے منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ خدام و اطفال کی علمی وروحانی ترقی میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا جائے اور حضور ایدہ اللہ نے ہم سے جو توقعات وابستہ کی ہیں ہم ان کو پورا کرنے والے بنیں۔

(رپورٹ مرتبہ: عبدالسلام عارف،
مہتمم تعلیم و تربیت مجلس خدام الاحمدیہ بلجیم

کینیا (مشرقی افریقہ) میں

نئی مساجد کی تعمیر، خدمت خلق اور تربیتی کلاسز کے پروگرام

کینیا میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تربیتی و تبلیغی کام بھرپور طریق سے جاری و ساری ہے۔ ایک طرف تربیتی کلاسوں کا نظام جاری ہے تو دوسری طرف تعمیر مساجد کا کام خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے نہایت احسن طریق پر ہو رہا ہے۔ اس طرح نومبایعین کو چندوں کے نظام میں شامل کرنے اور مالی نظام کا ایک حصہ بنانے کی بھرپور کوششیں جاری ہیں۔

تعمیر مساجد

ماہ نومبر اور دسمبر میں خدا کے فضل سے کینیا میں متفرق مقامات پر جماعت کی سات مساجد تعمیر ہوئیں۔ ان میں سے ایک Moheto جماعت میں تعمیر کی گئی۔ یہ جماعت تنزانیہ بارڈر کے بالکل قریب ہے۔ اس علاقہ میں یہ ہماری دوسری مسجد ہے۔ اس مسجد کے افتتاح کے لئے محترم امیر و مشنری انچارج وسیم احمد صاحب چیمہ کو نیروبی سے مدعو کیا گیا تھا۔

علاوہ ازیں ویسٹرن ریجن کے مبلغ انچارج محترم ربانی صاحب اور رفٹ ویلی کے مبلغ انچارج محترم جمیل احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ اس موقع پر کثیر تعداد نومبایعین کی جمع تھی۔ اس موقع پر اس علاقہ کے بہت سے بااثر غیر از جماعت کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ اس علاقہ کے چیف نے بھی شرکت کی اور جماعت کی تربیتی اور تبلیغی مساعی کو خراج تحسین پیش کیا۔ الحمد للہ

اس کے بعد محترم امیر صاحب نے مسجد کا افتتاح کیا اور احباب جماعت کو مسجد کی آبادی کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ بعد از دعا اجلاس ختم ہوا اور تمام مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

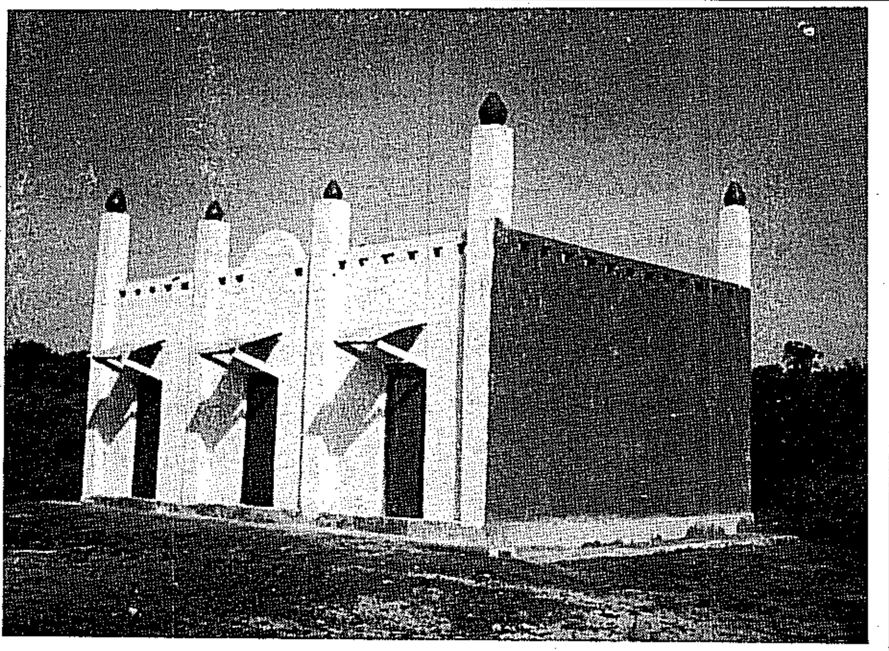

کینیا میں حال ہی میں تعمیر ہونے والی Kombewa جماعت کی ایک خوبصورت مسجد

دوسری مسجد Kombewa میں تعمیر ہوئی جو کہ کسوموں شہر سے چند میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس علاقہ میں بھی بڑے کثرت سے نواحمدی موجود ہیں۔ اس علاقے میں چند ماہ قبل جماعت نے تقریباً ایک ایکڑ کا پلاٹ خریدا تھا اور اب خدا کے فضل سے برلب سڑک ایک خوبصورت مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔

اسی عرصہ میں نیانیزا ریجن کے علاوہ کوسٹ ریجن میں دو مساجد زیر نگرانی محترم رفیق احمد صاحب مبلغ انچارج ممباسہ تعمیر ہوئیں۔ اور ایک مسجد زیر نگرانی محترم عبداللہ حسین جمعہ صاحب مبلغ انچارج مریاکانی علاقہ میں تعمیر ہوئی۔ اسی طرح ویسٹرن ریجن میں ایک مسجد زیر نگرانی محترم محمد لیلین ربانی صاحب تعمیر ہوئی جبکہ قادیانی علاقہ میں ایک مزید مسجد Kikoma میں محترم مقصود احمد صاحب منیب کی زیر نگرانی تکمیل کو پہنچی ہے۔

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

علاقہ بلتستان کے پہلے احمدی

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۸؍ مئی ۹۹ء میں علاقہ بلتستان کے پہلے احمدی مولوی غلام محمد صاحب کا ذکر خیر مکرم فضل اللہ طارق صاحب نے اپنے مضمون میں کیا ہے۔ محترم مولوی صاحب کی وفات اپنے گاؤں "ڈم سُم" میں ۱۰؍مارچ ۹۹ء کو ہوئی۔

محترم مولوی صاحب کو قرآن کریم پڑھنے کا شروع ہی سے بہت شوق تھا۔ ۱۹۶۶ء کے لگ بھگ سورۃ آل عمران کی تلاوت کرتے ہوئے جب ایک ایسی جماعت کا ذکر آیا جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والی ہے، تو آپ سوچنے لگے کہ ایسی کونسی جماعت ہے۔ علماء سے بھی پوچھا اور دعائیں بھی کیں۔ اس دوران خپلو کے ایک دوکاندار نے سودا ایک ایسے اخبار کے کاغذ میں لپیٹ کر بھجوایا جس میں جماعت کی کوششوں کا ذکر تھا۔ چنانچہ آپ پیدل چھبیس میل کا فاصلہ طے کر کے خپلو پہنچے اور اُس دوکاندار سے ملے۔ پتہ چلا کہ یہ "الفضل" اخبار ہے اور فلاں استاد کے گھر سے آیا ہے۔ آپ نے استاد صاحب کا پتہ کیا تو علم ہوا کہ وہ تین دن پہلے وہاں سے جاچکے ہیں۔ چنانچہ آپ اُن کے پیچھے پیچھے تین دن کا پیدل سفر کرکے سکردو پہنچے اور مکرم محمد یوسف صاحب دیوانی صدر جماعت احمدیہ سے ملاقات کرکے بیعت کی خواہش ظاہر کی۔ احمدیوں نے مشورہ دیا کہ بیعت میں جلدی نہ کریں اور سوچ سمجھ کر قدم اٹھائیں۔ چنانچہ آپ واپس ڈم سُم آگئے اور دعائیں شروع کردیں۔ پھر ایک خواب دیکھی جس میں ایک نورانی بزرگ نے اپنے تیسرے خلیفہ کی بیعت کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ آپ نے غالباً ۶۷ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی بیعت کرلی۔

پھر آپ کے دل میں ربوہ جانے کی خواہش زور پکڑنے لگی لیکن دوری اور وسائل کی کمی آڑے آتی رہی۔ آخر آپ نے اپنی ایک زمین کسی کو اس شرط پر دی کہ وہ آپ کے بیٹے عبدالوہاب صاحب کو ربوہ چھوڑ آئے۔ وہ شخص بددیانت نکلا اور اُس نے راولپنڈی کے ایک مدرسہ میں عبدالوہاب صاحب کو داخل کروادیا۔ جب آپ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ کو بہت افسوس ہوا اور آپ دسمبر ۷۲ء میں اپنے بیٹے کو لے کر ربوہ پہنچے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے ملاقات کرکے بیٹے کے ربوہ میں قرآن حفظ کرنے کی خواہش کا اظہار کیا جسے حضورؒ نے ازراہِ شفقت منظور فرمالیا۔

حافظ عبدالوہاب صاحب نے تین سال کے عرصہ میں قرآن کریم حفظ کرلیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اُنہیں بلاکر فرمایا کہ جامعہ احمدیہ میں داخل ہو جائیں۔ حافظ صاحب نے عرض کی کہ جامعہ میں تو تعلیم کم از کم میٹرک ہے جبکہ مَیں نے کوئی جماعت بھی پاس نہیں کی صرف کچھ لکھنا پڑھنا ہی سیکھا ہے۔ حضورؒ نے فرمایا کہ کچھ لکھ کر دکھاؤ۔ حافظ صاحب نے "بسم اللہ......" لکھ کر دکھائی تو حضورؒ نے فرمایا تم ٹھیک لکھتے ہو، جامعہ میں داخل ہو جاؤ، مَیں دعا کروں گا، اللہ تعالیٰ تم کو کامیاب کرے گا۔

چنانچہ حیرت انگیز طور پر دنیاوی تعلیم سے نابلد لیکن قرآنی نور سے منور حافظ عبدالوہاب صاحب نے ۸۴ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کرلی۔ مگر آپ کی زندگی نے وفا نہ کی اور آپ ۱۶؍اکتوبر ۱۹۸۹ء کو وفات پاگئے۔ محترم مولوی غلام محمد صاحب نے اس صدمہ کو خدا کی رضا جان کر صبر سے گزار دیا۔

محترم مولوی صاحب اپنے علاقے کی ایک مشہور شخصیت تھے۔ سینکڑوں لوگوں کو آپ نے قرآن کریم پڑھایا۔ ریڈیو پاکستان سے کئی سال تک بلتی زبان میں پروگرام کرتے رہے۔ پُرجوش داعی الی اللہ تھے۔ آپ نے چار شادیاں کیں۔ تین بیویوں کے ہاں ایک ایک اولاد ہوئی۔

......❋......❋......❋

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۳؍ مئی ۹۹ء میں مکرم لیفٹیننٹ جنرل (ر) محمود الحسن صاحب کی ایک غزل سے چند اشعار ہدیہ قارئین ہیں:

دل میں اِک درد اٹھا ہے اے دوست
یہ محبت کا صلہ ہے اے دوست
اب مرے گھر میں اندھیرا کیسا!
تیری الفت کا دیا ہے اے دوست
اب تو ہر وقت تری یادوں کا
دل میں اِک حشر بپا ہے اے دوست
مطمئن دل ہے کہ میرا آقاؐ
شافعِ روزِ جزا ہے اے دوست
پاؤں نازک ہیں ترے، ساتھ نہ چل
یہ گزرگاہِ وفا ہے اے دوست

......❋......❋......❋

محترم مولانا نسیم سیفی صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۴؍جون ۹۹ء میں سابق ایڈیٹر الفضل محترم مولانا نور محمد نسیم سیفی صاحب کا ذکر خیر مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

مضمون نگار کو ۸۴ء کے بدنام زمانہ آرڈیننس کے بعد سے پاکستان کی مختلف عدالتوں میں محترم سیفی صاحب کی معیت حاصل رہی۔ پہلے آپ ماہنامہ "تحریک جدید" کے ایڈیٹر تھے لیکن جب آپ اخبار "الفضل" کے ایڈیٹر بنے تو مقدمات کی بھرمار ہوگئی چنانچہ ایک دفعہ آپ کی عمر کے پیش نظر سوچا گیا کہ اخبار پر ایڈیٹر کے طور پر کسی اَور کا نام درج کردیا جایا کرے۔ اس پر آپ نے بے خوف ہو کر کہا کہ مَیں ان مشکلات سے ہرگز گھبرانے والا نہیں اور مجھے کمزور نہ سمجھا جائے۔ اور وقت نے ثابت کردیا کہ وہ واقعی بہت ثابت قدم تھے۔

جب آپ کو آپ کے دیگر چار ساتھیوں کے ہمراہ چنیوٹ جیل میں رکھا گیا تو بالاتفاق سب نے اسیری کے دوران آپ کو امیر اپنا مقرر کرلیا۔ ایک موقعہ پر پچیس تیس قیدیوں نے آپ کے پیچھے نماز ادا کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو آپ کی ذہانت نے فوراً بھانپ لیا کہ مخالف عنصر اس بات کو آپکے خلاف بھی استعمال کرسکتا ہے اور فضا میں تکدر پیدا ہوسکتا ہے چنانچہ آپ نے بڑی نرمی کے ساتھ ان کو سمجھایا اور پھر اُنہی میں سے ایک نوجوان کو اُن کا امام مقرر کرکے اُن کے لئے علیحدہ باجماعت نماز کا انتظام کردیا۔ اس کے ساتھ ساتھ نماز عشاء کے بعد ایک محفل لگانی شروع کی جس میں خوش آواز نعتیں سناتے اور پھر احمدی آنحضور ﷺ کی سیرۃ کے واقعات بیان کرتے اور احمدیت سے متعلق دوسروں کی غلط فہمیوں کا ازالہ بھی کرنے کی کوشش کرتے۔ اس کے نتیجہ میں انہوں نے احمدیوں کی بہت خدمت کی اور یہ محترم سیفی صاحب کی مدبرانہ قیادت کا نتیجہ تھا۔

چنیوٹ کی اسیری کے دوران محترم سیفی صاحب کے شعر و شاعری کے ملکہ کو بھی خوب جلا ملی۔ آپکی کتاب "قطعات کی بہار" کا تعلق اسی زمانہ سے ہے۔ حضورانور نے یہ قطعات دیکھ کر فرمایا: "محترم سیفی صاحب نے تو جیل میں بھی اپنی شاعرانہ صلاحیتوں سے قوم کو گرمایا اور داد وصول کی ہے۔ ان کے لئے بھی فکرمند تھا کیونکہ اس عمر میں صعوبتیں اٹھانا سہل امر نہیں۔"

......❋......❋......❋

چمگادڑ

دنیا بھر میں چمگادڑ کی آٹھ سَو سے زائد اقسام پائی جاتی ہیں۔ چھوٹی چمگادڑ کا سائز ایک بھنورے جتنا ہوتا ہے جبکہ بڑی کے پروں کی لمبائی پانچ فٹ تک جا پہنچتی ہے۔ ان کی شکلیں بے شمار ہوتی ہیں اور بعض اتنی خوفناک ہوتی ہیں کہ لوگوں نے ان سے توہمات وابستہ کر رکھے ہیں۔ لیکن صرف ایک قسم ویمپائر کے سوا باقی سب بے ضرر ہوتی ہیں اور عموماً انسانوں سے دُور رہنا ہی پسند کرتی ہیں۔ ویمپائر سوئے ہوئے گھوڑے، بیل یا انسان سے چمٹ جاتی ہے اور اپنے تیز دانتوں سے زخم لگاکر خون چوستی ہے۔ اگرچہ یہ زخم معمولی سا ہوتا ہے لیکن اس سے Rabies کی بیماری کا خطرہ ہوتا ہے یعنی وہی بیماری جو پاگل کتے کے کاٹنے سے ہوتی ہے۔ ویسے ہر قسم کی چمگادڑ میں اس بیماری کے جراثیم موجود ہوتے ہیں اس لئے انہیں ہاتھ میں نہیں پکڑنا چاہئے۔

چمگادڑ کی چونچ نہیں ہوتی بلکہ کتے بلی جیسا بڑا سامنہ ہوتا ہے جس میں تیز دانت ہوتے ہیں۔ لمبے لمبے کان اس کو پرندوں سے جدا کردیتے ہیں اور اس کے پَر جلد کی دوہری تہہ سے بنے ہوتے ہیں اور یہ جھلی بازوؤں اور ٹانگوں کو آپس میں ملادیتی ہے۔ ہر بازو میں پانچ پانچ انگلیاں ہوتی ہیں جن کی لمبائی تمام جسم کی لمبائی کے برابر ہوتی ہے۔ ہر انگلی کے آگے تیز اور لمبا ناخن ہوتا ہے اور پروں کے درمیان میں بھی ایک خمدار ناخن ہوتا ہے۔ اسی لئے چمگادڑ اپنے پنجوں اور پَروں سے بھی لٹک سکتی ہے۔

چمگادڑ آرام کرنے کیلئے درختوں، غاروں اور ویران مکانوں میں چھتوں سے لٹکی رہتی ہے۔ ایک بڑے غار میں ہزاروں بلکہ لاکھوں بھی ہوسکتی ہیں۔ اکثر اقسام موسم شدید ہونے پر نقل مکانی کرتی ہیں اور موسم بدلنے پر سینکڑوں میل سے بھی واپس پرانی جگہ آجاتی ہیں۔ کچھ اقسام Hibernate کرتی ہیں۔ بعض چمگادڑیں درختوں پر باقاعدہ ٹینٹ بناکر اُن میں لٹکتی ہیں۔ عموماً نر اور مادہ ایک دوسرے سے میلوں دور الگ الگ کالونیاں بناکر رہتے ہیں اور صرف خاص موسم میں ہی قریب آتے ہیں۔ مادہ نر سے ملنے کے کئی ماہ بعد امید سے ہوتی ہے اور بچوں کی پیدائش کے بعد انہیں دودھ پلاتی ہے۔ بچہ ماں سے ہی چمٹا رہتا ہے اور قریباً ایک ماہ بعد کسی اَور جگہ لٹکنے اور شکار کے قابل ہو جاتا ہے۔ چمگادڑ کی اوسط عمر ۱۵؍سال ہے۔

چمگادڑ تقریباً ہر قسم کی چیز کھالیتی ہے اور براہ راست پانی میں سے مچھلیاں بھی پکڑتی ہے۔ چمگادڑ عموماً رات کو شکار کے لئے نکلتی ہے اور اندھیرے میں اپنی آنکھوں کی بجائے اپنے منہ اور کانوں سے کام لیتی ہے۔ چنانچہ یہ اپنے منہ سے مسلسل انتہائی بلند فریکوئنسی کی آوازیں نکالتی ہے جنہیں انسانی کان نہیں سن سکتے۔ یہ آوازیں جب کسی چیز سے ٹکرا کر واپس آتی ہیں تو چمگادڑ کو ہر چیز کے بارہ میں اس کی سمت اور جسامت سمیت پورا علم ہو جاتا ہے اور یہ آسانی سے اپنے شکار کو پکڑ لیتی ہے۔ ایک جگہ پر اگر ہزاروں چمگادڑیں بھی اڑ رہی ہوں تو ہر چمگادڑ مختلف فریکوئنسی کی آوازیں نکالتی ہے اور اپنی آواز پہچانتی ہے۔ اور پھر یہ کہ ہزاروں چمگادڑیں کسی چھوٹی سی جگہ پر اڑنے کے باوجود بھی آپس میں نہیں ٹکراتیں۔ پھر یہ بھی کہ چونکہ انسان یہ آوازیں نہیں سُن سکتا اسلئے ایسے غار جن میں ہزاروں چمگادڑیں اُڑ رہی ہوں وہ انسان کیلئے ویران اور خاموش غار کا نقشہ پیش کرتا ہے۔ پھر چمگادڑ وہ واحد جانور ہے جس کے کان میں اللہ تعالیٰ نے ایک زائد عصب پیدا کیا ہے جو اسکے کان کے پردہ کو آوازوں کے بے پناہ شور سے کوئی نقصان پہنچنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ یہ معلوماتی مضمون روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۲؍ مئی ۹۹ء میں مکرم طاہر احمد نسیم صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

......❋......❋......❋

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

03/03/2000 – 09/03/2000

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Friday 3rd March 2000

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Corner: Yassarnal Quran Class
01.00	Liqa Ma'al Arab(New): ®
02.05	Moshaira: Shaen e Quran ®
03.05	MTA Lifestyle: Al Maidah ®
03.20	Urdu Class: Lesson No.209 ®
04.25	Learning Arabic: Lesson No.32 ®
04.45	Homeopathy Class: Lesson No.100 ®
06.05	Tilawat, News
06.35	Children's Corner: Yassarnal Quran Class
07.00	Quiz History of Ahmadiyyat: No.29 ®
07.35	Siraiky Programme: F/S Rec:26.02.99
08.45	Liqa Ma'al Arab: (New) ®
09.50	Urdu Class: Lesson No.209 ®
10.55	Indonesian Service:Tilawat, Dars Hadith Urdu Nazm,....
11.25	Bangali Service: Lajna Cooking Lesson, Speech on the upbringing of children
12.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
13.00	Friday Sermon LIVE
14.00	Documentary:Safar Hum Nay Kiya 'Niltar', MTA Pakistan
14.25	Majlis-e-Irfan(New): With Huzoor Rec:25.02.00
15.25	Friday Sermon by Hazoor ®
16.25	Children's Corner: Class No. 14 Part 2 Produced by MTA Canada
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Darsul Hadith
18.30	Urdu Class: Lesson No.210 Rec: 28.09.96
19.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.259 Rec:12.03.97
20.50	Belgian Programme:Children's Class No.23
21.20	Documentary: Safar Hum Nay Kiya ®
21.50	Friday Sermon ®
22.45	Majlis e Irfan With Hazoor ®

Saturday 4th March 2000

00.05	Tilawat, News
00.30	Children's Corner No.14 Part 2 ®
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.259 ®
02.05	Weekly Preview
02.15	Friday Sermon ®
03.20	Urdu Class: With Hazoor No.210 ®
04.25	Computers for Everyone: Part 39
04.55	Majlis e Irfan With Huzoor ®
06.05	Tilawat, Weekly Preview, News
06.50	Children's Corner: No.14 Part 2 ® Produced by MTA Canada
07.25	MTA Mauritius: Philosophy of the teachings of Islam
08.00	MTA Mauritius: Lajna Programme
08.15	Documentary: Safar Hum Nay Kiya ®
08.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.259 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.210 ®
11.00	Indonesian Service: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning Danish Lesson No.17
13.05	Mulaqat with German friends (New) Rec:26.02.00
14.05	Bengali Service: Various Programmes
15.05	Children's Class(New): Rec: 04.03.00
16.05	Quiz Khutabat –e- Imam From 4th and 11th December 1998
17.00	German Service: Various Programmes
18.05	Tilawat, Preview
18.25	Urdu Class: With Hazoor No.211 Rec:05.10.96
19.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.260 Rec: 13.03.97
20.55	Arabic Programme: Presented by the late Sayyed Hilmi Shafi Sahib
21.25	Children's Class: With Huzoor ®
22.30	MTA Variety: Produced by MTA Pakistan
22.55	Mulaqat with Hazoor & German friends ®

Sunday 5th March 2000

00.05	Tilawat, News
00.40	Quiz Khutabat –e- Imam 17th and 24th July 1998
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.260 ®
02.05	Canadian Horizon: Children's Class ®
03.05	Urdu Class: Lesson No.213 ®
04.10	Seerat un Nabi (saw)
04.25	Learning Danish: Lesson No.17
04.50	Children's Class with Huzoor ®
06.05	Tilawat, Seerat un Nabi, News, Preview
07.05	Quiz Khutabat –e- Imam ®
07.25	Majlis e Irfan: With Huzoor ®
08.25	MTA Variety: Various entertainments
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.260 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No. 213 ®
10.55	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Chinese: Lesson No.157
13.10	Mulaqat with Young Lajna (new) Rec: 27.03.00
14.10	Bengali Service: Various Items
15.10	Friday Sermon: Rec.03.03.00 ®
16.25	Children's Class: With Hazoor Lesson No.56, Final Part, Rec.09.03.96
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.10	Urdu Class: Lesson No.214
19.20	Weekly Preview
19.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.261
20.30	Bosnian Item: Ahmadiyyat and Bosnians
21.10	Darsul Quran by Hazoor: No.22 (1995)
22.55	Mulaqat With Hazoor & Young Lajna ®

Monday 6th March 2000

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Class: Lesson No.56, Final Part
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.261 ®
02.05	MTA Variety: Interview
02.55	Urdu Class: Lesson No.214 ®
04.20	Learning Chinese: Lesson No.157 ®
04.55	Mulaqat with HuzoorWith Young Lajna ®
06.05	Tilawat, News
06.35	Children's Corner: Kudak No.7
06.50	Dars ul Quran(1995): from London ®
08.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.261 ®
09.50	Urdu Class: Lesson No.214 ®
10.55	Indonesian Service: F/S By Hazoor With Indonesian Translation
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Norwegian Lesson No.54
13.10	Rencontre Avec Les Francophones(new) Rec:28.02.00
14.10	Bengali Service: Various Items
15.10	Homeopathy Class With Hazoor No.101 Rec: 08.08.95
16.15	Children's Class: with Hazoor Session No.57, Part 1, Rec.23.03.96
16.50	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.30	Urdu Class: With Hazoor No.215
19.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.262
20.05	Turkish Programme: Discussion
20.35	Islamic Teachings: Guest: Mubashir Ahmad Ayaz Sb
21.15	Rencontre Avec Les Francophones ®
22.15	Learning Norwegian: Lesson No.54 ®
22.45	Homeopathy Class: Lesson No.101 ®

Tuesday 7th March 2000

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Class: No.57, Part 1 ®
01.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.262 ®
02.25	MTA Sports: Bicycle Race Commentary by LuqmanAhmad Kasher Sb
03.10	Urdu Class: Lesson No.215 ®
03.55	MTA Variety: Children's Workshop
04.20	Learning Norwegian: Lesson No.54 ®
04.55	Rencontre Avec Les Francophones ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Class: No.57, Part 1
07.10	Pushto Programme: F/S Rec: 25.09.98 With Pushto Translation
08.15	Islamic Teachings: ®
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.262 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No. 215 ®
10.25	MTA Variety: Children's Workshop ®
10.55	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Swedish: Lesson No.39
13.00	Bengali Mulaqat (New): Rec:29.02.00
14.00	Bengali Service: Various Items
14.55	Tarjumatul Quran Class No.71
16.10	Children's Corner: Waqfe Nau Item
16.40	Children's Corner: Yassarnal Quran Class,
16.41	16.55 German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.30	Urdu Class: Lesson No.216
18.55	Documentary: A visit to Gibraltar
19.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.263 Rec: 20.03.97
20.35	MTA Norway: From Facts to Fiction
21.00	Mulaqat with Bengali Speaking Friends ®
22.00	Hamari Kaenat: Topic, Telescopes and their uses, The Hubble Telescope.
22.30	Tarjumatul Quran Class No. 71 ®
23.35	Learning Swedish Lesson No.39 ®

Wednesday 8th 2000

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Yassarnal Quran ®
00.55	Liqa Ma'al Arab: Session No. 263 ®
02.05	Mulaqat With Bengali Speaking Friends ®
03.05	Urdu Class: Lesson No.216 ®
03.30	Documentary: A visit to Atroat and Gabral
04.10	Learning Swedish: Lesson No.39 ®
04.40	Tarjumatul Quran Class No.71 ®
06.05	Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
06.40	Children's Corner: Yassarnal Quran ®
07.00	Swahili Programme: Muzakhra Part 3 Host: Maulana Abdus Basit Shahid Sb
08.10	Hamari Kaenat: Telescopes ®
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.264 ®
10.05	Urdu Class: Lesson No.216 ®
10.25	Documentary: Visit to Atroat and Gabral ®
11.00	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Spanish: Lesson No. 26
13.05	Atfal Mulaqat(New):Rec: 01.03.00
14.05	Bengali Service: Various Items
15.05	Tarjumatul Quran class No.72
16.10	Children's Corner: Waqfe Nau Items
16.55	German Service: Various
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.15	Urdu Class: Lesson No.217
18.50	MTA Variety: Hunar, Flower Making
19.20	Liqa Ma'al Arab No.264 Rec:23.03.97
20.25	MTA France: Aurore La Predestination
21.00	Mulaqat:With Hazoor and Atfal ®
21.55	Durr-e-Sameen
22.25	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.72 ®
23.30	Learning Spanish: Lesson No.26 ®

Thursday 9th March 2000

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Corner: Waqfeen e Nau ®
01.00	Liqa Ma'al Arab No.264 ®
02.05	Mulaqat With Hazoor and Atfal ®
03.05	Urdu Class: Lesson No. 217 ®
03.35	MTA Variety: Hunar ®
04.25	Learning Spanish: Lesson No.26 ®
04.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.72 ®
06.05	Tilawat, News
06.35	Children's Corner: Waqfeen e Nau ®
07.10	Sindhi Programme: F/S, Rec.02.01.98
08.05	Durr-e-Sameen ®
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.264 ®
09.55	Urdu Class: Session No.217 ®
10.25	MTA Variety: Hunar ®
11.00	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Arabic: Lesson No.33
12.55	Liqa Ma'al Arab (New): Rec:02.03.00
13.55	Bengali Service: Friday Sermon Rec:01.02.91
15.05	Homeopathy Class: Lesson No.102
16.10	Children's Corner: Yassarnal Quran Class, Lesson No.17
16.30	Children's Corner: Ilmi Programme
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars Malfoozat
18.30	Urdu Class: Lesson No.218 Rec:27.10.96
19.25	Liqa Ma'al Arab(New) ®
20.45	MTA Lifestyle: Al Maidah Topic: Chick peas kebab
21.00	Tabarukaat: J/S 1968
22.00	Quiz History Of Ahmadiyyat No.30
22.35	Homeopathy Class No. 102 ®
23.40	Learning Arabic: Lesson No.33 ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 7 Friday, March 3, 2000 Issue No. 9

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت

اسلام کا خانقاہی ایڈیشن

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" لاہور (۴ر تا ۱۰ر جون ۱۹۹۹ء) کا توجہ طلب خصوصی شذرہ جو رسالہ کے سرورق پر طبع ہوا:

"آج کل خانقاہی دنیا میں اسلام کو بری طرح ذبح کیا جا رہا ہے۔ بزرگوں کی قبروں پر عرسوں، میلوں، زیارتوں سے جو خرافات کا سلسلہ جاری اور روز بروز ترقی پر ہے۔ جسے کون نہیں جانتا کہ پختہ قبریں، قبے، مزارات، مقبرے، عرس، میلے، چراغاں، پھول اور چادروں کے چڑھاوے اور نذر و نیاز وغیرہ یہ سب وہ افعال ہیں جن کو اسلام شرک قرار دیتا ہے۔

مگر افسوس ہے کہ یہ کچھ اسلام اور بزرگان دین کی محبت کے نام سے ہو رہا ہے۔ اسلام اپنے فرزندانِ توحید سے پکار رہا ہے اور ان کے باب عالی پر دستک دے رہا ہے کہ: مجھے کیوں اس قدر رسوا کیا جا رہا ہے۔

ایک بہت بڑے بزرگ حنفی عالم اپنی مشہور تفسیر قرآن میں فرماتے ہیں:

لا یجوز ما یفعله الجهال بقبور الاولیاء والشهداء من السجود والطواف حولها و اتخاذ السرج والمساجد علیها و من الاجتماع بعد الحول کالاعیاد و یسمونه عرسا۔

(تفسیر مظہری جلد اول صفحہ ۶۵۔ زیر آیۂ کریمہ یا اهل الکتاب تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم)

جاہل لوگ اولیاء اور شہداء کی قبروں پر سجدے کرتے اور ان کے گرد طواف کرتے ہیں۔ ان پر دیئے جلاتے اور ان پر مسجدیں بناتے ہیں اور ہر سال ان قبروں پر عیدوں کی طرح اجتماع کرتے ہیں اور اس کا نام عرس رکھتے ہیں۔ یہ سب کام از روئے شریعت حرام اور ممنوع ہیں۔

علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر ہر سال جو عرس کے نام پر ڈھول ڈھمکہ اور دیگر افعال حکومتی سرپرستی میں انجام دیئے جاتے ہیں یہ افعال ان اولیاء اللہ کی تعلیمات کے بھی خلاف ہیں اور یہ انداز ان سے محبت کا نہیں بلکہ اذیت و تکلیف کا ہے خدارا سمجھیں"۔

ان مندرجات سے کسی سچے موحّد کو اختلاف نہیں مگر "او خویشتن کہ گم است کرا رہبری کند"۔ یعنی جو خود گمراہ ہے وہ دوسروں کی راہنمائی کیا کرے گا۔

وہ اہلحدیث حضرات جو حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف احیاء، خلق اور علم غیب کی مخصوص خدائی صفات منسوب کر کے خود بھی "خانقاہی اسلام" کا جزو اعظم بن چکے ہیں، اپنے تئیں توحید کا چیمپئن اور اجارہ دار کیسے قرار پا سکتے ہیں۔ کیا گم کردہ راہ رہبریٔ امت کا فریضہ ادا کر سکتا ہے؟ مسیحِ وقت کیا خوب فرماتے ہیں ؎

کیوں بنایا ابن مریم کو خدا
سنت اللہ سے وہ کیوں باہر رہا
کیوں بنایا اس کو با شان کبیر
غیب دان و خالق و حیّ و قدیر
کیا یہی توحیدِ حق کا راز تھا
جس پہ برسوں سے تمہیں اک ناز تھا
کیا یہی تعلیم فرقاں ہے بھلا
کچھ تو آخر چاہئے خوفِ خدا

☆......☆......☆

مودودی صاحب دشمنانِ اسلام کی صف اوّل میں

پون صدی پیشتر سوامی شردھانند کے ایک مسلمان کے ہاتھوں قتل ہونے پر گاندھی جی نے کہا:

"اسلام ایسے ماحول میں پیدا ہوا ہے جس کی فیصلہ کن طاقت پہلے بھی تلوار تھی اب بھی تلوار ہے"۔ (الجہاد فی الاسلام صفحہ ۲۰)

سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے اس کے جواب میں "الجہاد فی الاسلام" تصنیف کی جس میں گاندھی جی کے نظریہ کی نہایت بلیغ انداز میں زبردست تائید کرتے ہوئے اعتراف کیا کہ:

"وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد داعی اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی.......... اسلام کی تلوار نے ان پردوں کو چاک کر دیا، ان حکومتوں کے تختے الٹ دیئے جو حق کی دشمن اور باطل کی پشت پناہ تھیں"۔

(الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۳۷)

"اسلام کی تبلیغ میں تبلیغ اور تلوار دونوں کا حصہ ہے"۔ (ایضا صفحہ ۱۳۹)

بالکل یہی نظریہ بدباطن اور متعصب مستشرقین کا ہے۔ چنانچہ ڈوزی کہتا ہے محمد کے جنرل ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں تلوار لے کر تلقین کرتے تھے اور مسٹر باسور تھ اسمتھ نے اتہام لگایا کہ معاذاللہ آنحضرت ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے میں قرآن لے کر مختلف اقوام کے پاس جاتے ہیں۔ (بحوالہ "تحقیق الجہاد" مصنفہ اعظم یار جنگ حیدرآباد دکن)

"تشابهت قلوبهم" کے اس واضح نقشہ کے باوجود" حافظ محمد ادریس امیر جماعت اسلامی پنجاب" کی دیدہ دلیری کی داد دیجئے کہ کس طرح "الجهاد فی الاسلام" کو دفاع اسلام میں شاہکار کتاب بتلاتے ہوئے دن رات اس باطل پراپیگنڈہ میں مصروف ہیں کہ:

"اس موضوع پر موجودہ دور میں کسی بھی زبان میں اس پائے کی کتاب نہیں لکھی گئی.......... اگر سید مودودی نے صرف یہی ایک کتاب لکھی ہوتی تو بھی بطور مصنف و محقق ان کا نام زندہ جاوید رہتا"۔ (روزنامہ 'دن' ۲۷/ستمبر ۱۹۹۹ء صفحہ ۴) ؎

محض غوغا نہیں اسلام کا دستور حیات
تو مسلماں ہے تو اسلام کو بدنام نہ کر

بریڈفورڈ (انگلستان) میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

جماعت احمدیہ کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی سیرت کے بیان کی غرض سے زیادہ سے زیادہ مجلسوں کا اہتمام کیا جائے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ بریڈفورڈ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۲۳ر جنوری بروز اتوار "سیرت خاتم النبیین ﷺ" کے موضوع پر ایک کامیاب جلسہ کے انعقاد کی سعادت نصیب ہوئی۔ جس میں احباب جماعت کے علاوہ ۱۷ غیر از جماعت مہمان شامل ہوئے۔ تمام حاضرین نے جلسہ کی کارروائی کو بڑی توجہ اور انہماک سے سنا اور اس سے بھرپور استفادہ کیا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ انچارج برطانیہ نے فرمائی۔ جلسہ کی کارروائی دو بج کر پانچ منٹ پر تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو ترجمہ سے ہوئی جو کہ مکرم ناصر احمد صاحب پال نے کی۔ اس کے بعد اسلام اور آنحضرتؐ کے عشق سے مزین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

مکرم مبارک احمد صاحب نے خوش الحانی سے پیش کیا۔ مکرم عبدالباری صاحب ملک، صدر جماعت احمدیہ بریڈفورڈ نے تمام مہمانان کرام کو خوش آمدید کہا اور صدر مجلس کا تعارف کروایا۔

اس جلسہ کی پہلی تقریر "مسئلہ ختم نبوت اور جماعت احمدیہ کا مسلک" کے عنوان پر مکرم و محترم مبارک احمد صاحب بسرا، ریجنل مشنری نارتھ ایسٹ ریجن نے کی۔ آپ نے اپنے خطاب میں اس موضوع پر عام فہم انداز اور احسن پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ آپ نے واضح کیا کہ جماعت احمدیہ صدق دل سے آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین یقین کرتی ہے اور ختم نبوت کا وہ مفہوم بیان کرتی ہے جو آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ پر مبنی ہے اور آنحضرت ﷺ کی ارفع شان کو ثابت کرتا ہے۔

بعدہ ناصرات الاحمدیہ بریڈفورڈ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مدح میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے

کے بعض منتخب اشعار ترنم سے پڑھ کر سنائے۔

جلسہ کا مرکزی خطاب مکرم و محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد کا تھا۔ آپ نے "سیرت خاتم النبیین ﷺ" کے موضوع پر پون گھنٹہ فصیح و بلیغ خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں آنحضرت ﷺ کے عظیم مقام کی عظمت و یکتائی کو بیان فرمایا۔ آپ نے واضح فرمایا کہ آنحضرتؐ کو ایسی شریعت عطا ہوئی کہ جو ہر لحاظ سے کامل اور مکمل ہے اور آپؐ کے فیضان کا سلسلہ ہمیشہ ہمیش کے لئے جاری و ساری ہے۔ اب قیامت تک جملہ روحانی انعامات کا حصول آپ کی غلامی سے وابستہ کر دیا گیا ہے۔ آپ نے مقام ختم نبوت کے حقیقی مرتبہ کو نہ سمجھنے کی مضمرات کو بھی خوب واضح فرمایا۔

خطاب کے آخر میں آپ نے بڑی وضاحت سے بتایا کہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے جو کچھ پایا وہ آنحضرت ﷺ کی غلامی کے طفیل پایا۔

محترم امام صاحب کی تقریر کے بعد سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ شروع ہوا۔ چنانچہ مردوں اور خواتین دونوں طرف سے کم و بیش بیس سوالات پوچھے گئے۔ محترم امام صاحب نے بڑے احسن رنگ میں ہر سوال کا تسلی بخش جواب دیا۔ یہ دلچسپ مجلس سوال و جواب ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔

یہ انتہائی کامیاب و بابرکت جلسہ پانچ بجے شکریہ احباب اور دعا کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔ آخر پر تمام حاضرین کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔

(رپورٹ: ظفر اقبال بٹ سیکرٹری تبلیغ بریڈفورڈ)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔